

قرب قیامت کے سب سے بڑے فتنے **دجال** کے بارے میں  
احادیث نبویہ آثار صحابہ اور اقوال علماء کی روشنی میں مکمل معلومات کیلئے  
دھچپ اور جامع کتاب

# کتاب دجال

مصنف

احمد مصطفیٰ قاسم الطہر طاوی

مترجم

قادیان پبلشرز قادیان شکاری ضلع

مکتبہ فیضانِ عطار

0300-7443224

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مؤلف یاسین شطاری ضیائی

کتاب کاناداجال

# کاناداجال

قالب

احمد مصطفی قاسم (الطہاری)

مترجم

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مکتبہ فیضانِ عطار عمر روڈ کامونگی

[Click For More Books](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	مسجد دجال
تالیف	احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی
نام ترجمہ	کانا دجال
مترجم	محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
تصحیح	حکیم حافظ مقبول احمد نقشبندی، کامونگی
کمپوزنگ	محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
ابتداء ترجمہ	شطاری ضیائی کمپوزر کامونگی
منگل	۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء
صفحات	۱۲۰
تعداد	۱۱۰۰
تاریخ اشاعت	۲۰۰۷ء
ناشر	مکتبہ فیضان عطار کامونگی
قیمت	۱۲۰۰ - ۷۰۰ - ۵۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

شطاری ضیائی • بلیکیشنز کامونگی

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی حیدری مسجد کامونگی

مکتبہ فیضان عطار کامونگی عمر روڈ

☆

☆

☆

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## انتساب

ان مردان حق شناس کے نام جو  
نبی آخر الزمان کے دامن رحمت سے لپٹ کر  
مسک حق پر قائم رہنا اور اسی مسلک پر رہتے بارگاہ  
مولیٰ تعالیٰ میں پیش ہونا پسند کرتے ہیں  
اہلسنت کے اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، مجتہدوں،  
معلموں، مدرسوں، ولیوں عالموں اور عالموں یعنی عالم باعمل  
حضرات کے نام  
پارساؤں اور گناہگاروں کے نام  
وہ گروہ جسے آقا و مولیٰ ﷺ نے ناجیہ (نجات پانے والا)  
فرمایا کے نام

امیدوار شفاعت

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی سنی حنفی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اَللّٰهُ

جَلُّ جَلَالُهُ وَسُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## فہرست

۹	عرض بلا غرض	۱
۱۱	حضور کا اندیشہ.....	۲
	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت	۳
۱۲	احادیث سے علم یقینی.....	۴
۱۲	قادیانیت کا رد	۵
۱۵	مقدمہ	۶
۱۸	نام دجال کیوں؟	۷
۲۰	مسیح کہنا خطا ہے	۸
۲۱	اس کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں	۹
۲۵	دجال..... حقیقت و خیال	۱۰
۲۶	قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۱
۲۶	علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۲
۲۷	علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۳
۲۸	اسے مسیح کیوں کہا گیا؟	۱۴
۳۰	شہرت خیر دجال	۱۵
۳۱	دجال کا اعلانیہ بیان	۱۶
۳۲	دجال اور قیامت	۱۷
۳۳	دجال سے پہلے کیا ہوگا؟	۱۸

Click For More Books

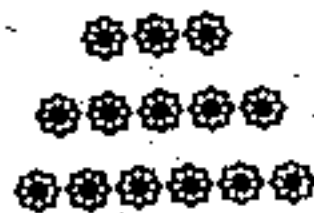


۳۴	۱ - دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور	۱۹
۳۵	۲ - فتح قسطنطنیہ	۲۰
۳۷	۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی	۲۱
۳۷	۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک	۲۲
۳۸	۵ - ذکر الہی لوگوں کا کھانا ہوگا	۲۳
۳۹	ابن صیاد ہی دجال ہے؟	۲۴
۳۹	نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو	۲۵
۴۱	نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ	۲۶
۴۴	ابن زیاد کی خوارق عادات	۲۷
۴۶	ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ	۲۸
۴۷	ابن صیاد اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹
۴۸	دجال کا مکان اور ابن صیاد	۳۰
۴۹	کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے	۳۱
۵۰	ابن صیاد اور علماء کا کلام	۳۲
۵۱	خطابی نے کہا	۳۳
۵۱	بیہقی نے کہا	۳۴
۵۲	نووی نے کہا	۳۵
۵۲	ابن حجر نے کہا	۳۶
۵۳	میں نے کہا	۳۷
۵۳	توجہ طلب	۳۸
۵۳	دجال جزیرہ میں	۳۹

۵۶	محاورہ مع الدجال	۴۰
۵۷	الدجال یفصح عن شخصیت	۴۱
۵۹	دجال کے ساتھ مکالمہ:	۴۲
۶۱	دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے	۴۳
۶۱	دجال کہاں سے نکلے گا؟	۴۴
۶۳	دجال کب نکلے گا؟	۴۵
۶۳	دجال کے خروج کی وجہ	۴۶
۶۴	دجال سے فرار	۴۷
۶۶	فتنہ عظمیٰ	۴۸
۶۷	انبیاء دجال سے ڈراتے رہے	۴۹
۶۸	دجال کے پچھلگ	۵۰
۶۸	یہودی اس کے ساتھ	۵۱
۶۹	عورتوں کا اتباع کرنا	۵۲
۷۰	منافقون اس کے پیروکار	۵۳
۷۲	پہلا دروازہ جسے دجال کھٹکھٹائے گا	۵۴
۷۲	گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے	۵۵
۷۴	گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے	۵۶
۷۵	اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟	۵۷
۷۶	حقیقت اور مجاز میں نشان	۵۸
۷۷	انپڑھ لفظ (کافر) پڑھے گا؟	۵۹
۷۷	فتنہ	۶۰



۸۱	۶۱	دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟
۸۳	۶۲	شیاطین اور دجال
۸۵	۶۳	دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟
۸۸	۶۴	مومن حضرات اور دجال
۹۱	۶۵	دجال کے مقابل سخت ترین لوگ
۹۱	۶۶	جہاں دجال داخل نہیں ہوگا
۹۳	۶۷	مدینہ کے دروازوں پر آنا سامنا
۹۳	۶۸	دجال کا آنا سامنا
۹۸	۶۹	خلاصی کا دن
۹۹	۷۰	نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
۱۰۲	۷۱	دجال کا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا
۱۰۴	۷۲	دجال کے بعد زمین کا حال
۱۰۷	۷۳	نبی کریم ﷺ کی وصیت
۱۰۸	۷۴	دجال سے نجات
۱۰۸	۷۵	نیک اعمال میں جلدی
۱۰۹	۷۶	اس کے شرک سے پناہ مانگنا
۱۱۰	۷۷	نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا
۱۱۱	۷۸	سورہ کہف کی آیات کا حفظ
۱۱۲	۷۹	سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟
۱۱۵	۸۰	یا جوج و ماجوج



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عرض بلا غرض

اللہ کے فضل و کرم سے جب حرین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا تو ،، المسیح الدجال ،، نامی کتاب خریدی، مطالعہ شروع ہوا تو ساتھ ترجمہ بھی کرتا گیا اس طرح الحمد للہ! یہ ایک مترجم رسالہ دجال کے موضوع پر کافی و شافی تیار ہو گیا۔ مصنف نے اس میں حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، الحمد للہ! کہ مؤلف کا تعلق جماعتِ ناجیہ، اہل سنت و جماعت، کے ساتھ ہے جس کا ثبوت مطالعہ کتاب سے میسر ہو جائے گا، چونکہ یہ مسئلہ ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے، اسلئے بھی اسے اہمیت ہے۔ بطور خلاصہ کچھ معلومات درج ذیل ہیں،

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب، فقہی انسائیکلو پیڈیا، بہار شریعت، حصہ اول میں (معاذ و محشر کا بیان) کے تحت علامات قیامت کو ذکر کرتے ہوئے (۲۱) نمبر پر دجال کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

(۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرین طہیین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو، اس کا فتنہ شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کے نام جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گے مگر وہ خود دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی اور جہنم آگ

Click For More Books



ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گی وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا، مردے جلانے (زندہ کرے) گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اسی قسم کے بہت شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا حرمین شریفین میں جب جاٹا چاہے گا ملائکہ اس کا مونہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بہ ظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علم الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا، ک ف ر،، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا، جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح (عیسیٰ) علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سانس کی خوشبو سے کھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو مدبصر (جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے

[Click For More Books](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

وہ جہنم واصل ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ اول، معاد و محشر کا بیان)  
اس ساری گفتگو سے اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہوئی مگر چودھویں صدی کے  
ایک مفسر نے اپنی بد عقیدگی کا یوں اظہار کیا، اُس کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اس نے  
لکھا:

### حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا

حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو  
جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ  
نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۲۶ء، بحوالہ آئینہ مودودیت، علامہ مولانا فیض احمد اویسی)

(صاحب ص ۷)

جبکہ اہلسنت کے نزدیک جو جو بطور خبر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب  
تک پورا نہ ہو لے گا قیامت رونما نہ ہوگی، دیکھئے بہار شریعت صفحہ ۱۹، نشانی (۲۸) کے  
بعد آپ فرماتے ہیں:

”یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقعہ ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب  
نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی  
..... دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حضور پھونکنے کا حکم ہوگا،“

حضور کے کسی حکم کو برحق نہ ماننا گھٹیا ترین گستاخی ہے، اس کتاب میں سیدنا  
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نزول ثابت ہے، اور قرآن سے آسمان کی  
طرف اٹھایا جانا ثابت ہے مگر مودودی نے اس کا بھی انکار یوں کیا:

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت نہیں

”مستلزمہ“ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، یہ سوال کہ اٹھانے کی

Click For More Books



کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اسی لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات،،  
(تفہیم القرآن، بحوالہ آئینہ مودودیت صفحہ ۱۱، مولانا فیض احمد اویسی صاحب)

## احادیث سے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا

”احادیث پر ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اکڑ کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ علم الیقین،،

(ترجمان القرآن، مارچ - مایون ۱۹۴۵ء بہ حوالہ آئینہ مودودیت)

وہ شخص بھی مودودی زدہ اور اس کی اقتداء میں ہے جو دجال کو امر کی اسلحہ یا جنگی مشینوں سے تعبیر کرتا ہے، درپردہ وہ دجال کے وجود کا منکر ہے اور فکر مودودی کو فروغ دیتا ہے، جیسے ٹی، وی پر HIDDEN TROTH (END of THE TIME) نامی پروگرام میں اسی طرح کی گفتگو کی گئی ہے، نیز قیامت کے وجود کا درپردہ انکار محسوس ہوتا ہے، مجھے اس پروگرام کی cd وصول ہوئیں جو مکمل درست نہ تھیں جتنی میں نے سنی اس میں ایسی ہی گفتگو پائی، اللہ تعالیٰ ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

## قادیا نیت کا رد

قادیا نیت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے

دی وہ میں ہی ہوں، سوال یہ ہے کہ

۱۔ اگر یہی وہ مسیح ہے تو پھر اس نے کتنے دن بعد از خروج دنیا پے گزارے

چالیس سال یا کم و بیش، اگر کم و بیش تو یہ جھوٹا ہے اگر چالیس سال تو پھر بھی جھوٹا کہ یہ

قادیا نیت میں یا کہیں اور دفن مگر مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام گنبد خضراء میں مدفون ہوں گے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۲۔ اس کے ہوتے دجال آیا یا نہیں اگر آیا تو اس کی خبر کیوں نہیں ملتی اور اسے قتل کس نے کیا۔

۳۔ کیا اس نے یہودیوں کو قتل کیا، صلیب کو توڑا، اگر توڑا تو اب عیسائیت کہاں سے آئی اور یہودیت کیوں موجود ہے؟ یہ تو ان کا پروردہ ہے اب اس کا مرکز ان کے پاس ہے وہاں ہی جینا مرنا، انہیں اسلام سے نہیں بلکہ اسلام آباد سے غرض ہے۔

۴۔ اقوام عالم کے نزدیک جو اسلامی فرقے ہیں وہ ختم ہو کر ایک ہی فرقہ باقی رہنا تھا اور باقی سب ادیان ختم ہو کر صرف اسلام باقی رہنا تھا تو دیگر کیوں موجود ہیں؟

ایسی کئی خرابیاں قادیان کے نبی کو سچا ماننے سے لازم آتی ہیں اللہ تعالیٰ تمام باطل فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے! اس کے مضمون کی تفصیل کرتے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوتی ضرورت کو پیش نظر رکھا گیا اس لئے دیگر مواد کو چھوڑ کر اختصار سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر طرح کے فتنوں سے اپنی پناہ عطا کرے اور ایمان پر موت عطا فرمائے! اللہ تعالیٰ طالب حق کو اس کتاب کے ذریعے فیض یاب کرے اور ہماری طرف سے ہمارے آقا و مولا پر اعلیٰ ترین درود و سلام نازل فرمائے جن سے ہم تمام گناہ گاروں کی بخشش ہو اور ہر مسلمان کا دل دوسرے کے لئے صاف ہو ہر ایک کی آخرت بہتر ہو جنت میں اعلیٰ مقام پائے، غرض ہر خیر اسے پہنچے اور ہر شر سے بچ جائے آمین! بجاہ نبیہ الامین!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو چھاپنے کے لئے جناب محترم شعبان صاحب اور محمد اعجاز صاحب، مکتبہ فیضان عطار کا سرنگی نے مکمل خرچ کرنے کا تعاون فرمایا ہے۔

Click For More Books



رہنمائی نہیں دینا کی خیر عطا فرمائے، آقا مہدی محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت  
فرمائے اور اشاعت دین کے ایسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق  
فرمائے، کاروبار میں وسعت اور رزق حلال میں برکت فرمائے! آمین!

محمد ماسین قادری شطاری ضیائی

○ خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کامونگی

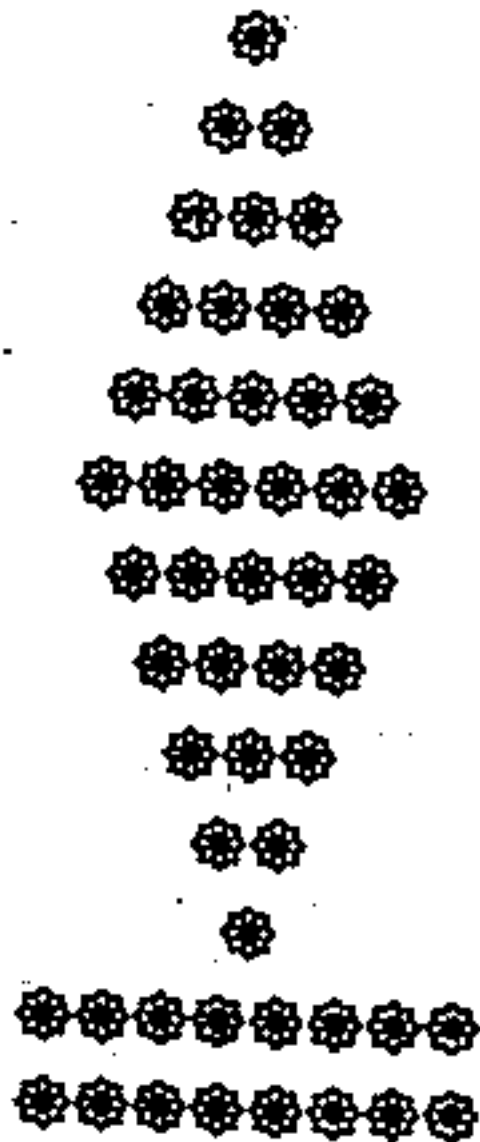
○ مدرس قرآن: جامع مسجد حیدری کامونگی

○ حال مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ جی ٹی روڈ نزد اٹا وہ

○ صدر تنظیم ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کامونگی فون: ۰۳۳۳۲۲۸۹۳۲۳

۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق جمادی ثانیہ ۱۴۲۶ھ، بوقت ۱۰:۱۹ بروز جمعہ المبارک

(عند المغرب)



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## مُتَلَمَّتَا

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر خوبی و حمد و ثنا ہے جو حاضر و غیب کو جانتا ہے، جس نے قلم پیدا کیا تو اسے فرمایا: لکھ، اس نے عرض کیا، کیا لکھوں.....؟!..... فرمایا، ہر چیز کی تقدیر لکھ حتیٰ کہ قیامت کا پیا ہونا (ابوداؤد/۴۷۰۰)

حمد و ثنا کے بعد:

کوئی تعجب نہیں اگر میں کہوں: کہ دجال کے متعلق حدیث اور اس کے آثار پے در پے ہونا ذوق و شوق والے ان موضوعات میں سے ہے جن کی طرف گردنیں جھانکتی ہیں اور کان پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں اور آنکھیں ٹٹکی باندھ کر دیکھتی ہیں۔

کوئی حیرانگی نہیں اس میں اگر میں کہوں:

وہ کتابیں جن میں دجال کا ذکر ہے بہت کثیر ہیں حتیٰ کہ آفاق میں پہنچ چکی ہیں، کثیر جگہیں کہ ان کا احاطہ نہ کئے جانے میں کوئی شبہ نہیں اور دجال کے ہتھکنڈوں کے راہ جو اہم ہیں اور پوشیدہ ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ان کا احاطہ و شمار بھی نہ ممکن ہے، اسکی بات کرنے میں بعض کتابیں جو اس کے بارے گفتگو پر مشتمل ہیں ان میں زمانے کی من گھڑت باتوں پر اختصار ہے بلکہ ایسی وہی چیزیں ہیں جو محول اور ٹھٹھہ کا باعث ہیں۔

اور فضول نہ ہوگا، اگر میں کہوں: کہ یہ کتاب اپنے سے پہلی کتب سے اپنے

حجم کے چھوٹا ہونے میں ممتاز ہے کہ حادثات دجال پر مشتمل ہے، میں نے اس میں

Click For More Books



اس کے نام، اس کا نام دجال رکھے جانے کی وجہ، اس کا ذکر قرآن میں نہ ہونے سے متعلق، کیا وہ حقیقت ہے یا خیال؟! وہ ابن صیاد ہے یا نہیں؟ اور میں نے ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور آپ سے اس کا مراقبہ، اور بہت ساری احادیث ذکر کی ہیں۔

میں ابھارنے والی حقیقت کی طرف بیڑی پہنے چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے والے کی طرح چلا جس میں بہت سارے حیران و پریشان رہے اور قلمیں عاجز ہوئیں وہ حقائق یہ ہیں:

کیا وہ زندہ ہے؟

وہ کہاں ہے؟

کب نکلے گا؟

کہاں سے نکلے گا؟

سب سے پہلے کس نہر میں جائے گا؟

کن علاقوں میں نہ جاسکے گا؟

کتنی دیر زمین میں ٹھرے گا؟

اور اسے کون قتل کرے گا؟

میں پیچھے پڑ گیا اس کے وصف، اس کی ہیئت کے ذکر کرنے،

جو اس کے ماتھے پر لکھا ہے اس کے ذکر کرنے میں

کیا یہ خیال ہے یا حقیقت ہے؟!

اس کے شعبدوں،

اس کا شیطان کے ساتھ تعلق

چھٹکارے کے دن،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول،

اس فتنہ سے نجات کی کیفیت کے ذکر

اور یا عوج ماجوج کے بارے بیان کرنے میں۔

اللہ تعالیٰ سے میں اس کی توفیق اور اخلاص مانگتا ہوں۔

(احمد مصطفیٰ (الطہطاوی

مترجم

معمر یاسین فوری شطاری ضیائی

۱۶ جنوری ۲۰۰۵ء

۶ صفر (الحداد) ۱۴۲۶ھ

بروز بدھ بعد نماز مغرب

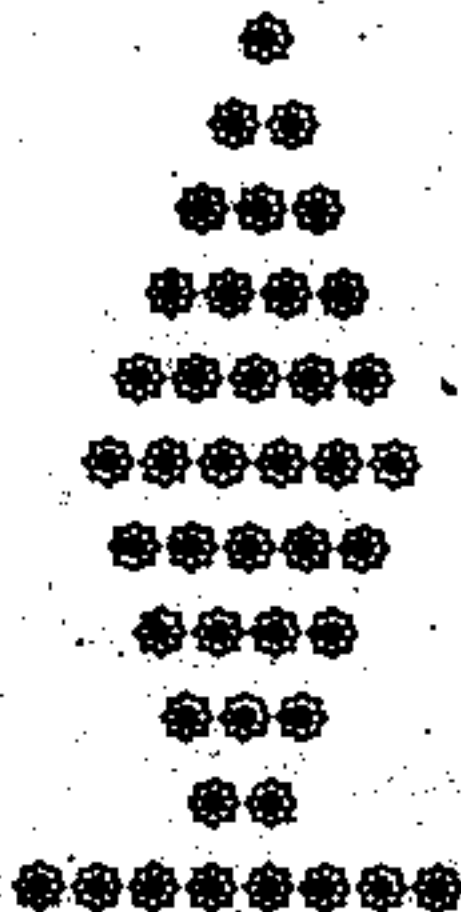
☆ نائب، جانشین و خلیفہ آستانہ عالیہ قادریہ شطاریہ

ضیائیہ کوٹلی پیر عبدالرحمن باغبان پورہ لاہور

☆ مدرس جامعہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونگی

☆ خطیب عمر مسجد چشمہ فیض محمدی کامونگی

☆ صدر ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کامونگی



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## نام دجال کیوں؟

فضول نہیں اگر میں کہوں: دجال نام رکھنے کے سبب میں بہت زیادہ خلاف ہے، کہا گیا ہے: دجل (سے دجال بنا) کا اصل معنی تغطیہ ہے یعنی ڈھانپنا (عربی زبان میں ایک محاورہ ہے) دجل البعیر (یہ محاورہ) اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹ پر تارکول وغیرہ ملی گئی ہو۔

حافظ ابن دحیہ نے کہا: علماء نے کہا: دجال کا لفظ لغت میں دس معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اول: دجال کا معنی ہے کذاب (بہت جھوٹا) یہ خلیں وغیرہ کا قول ہے اس کی جمع دجالون ہے۔

دوم: یہ کہ دجال دجل سے بنایا گیا ہے اس کا معنی ہے اونٹ کو تارکول لٹا، اس نام کے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کو چھپائے گا اور اس پر اپنے جادو اور بھوٹ سے پردہ ڈالے گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹ کی خارش کو تارکول سے چھپاتا ہے، جب وہ یہ کام کرے تو اس کا نام دجل ہے، اس کا قائل اصمعی ہے۔

سوم: اس کا نام یہ اس لئے ہے کہ وہ زمین کے اطراف میں گھوم جائے گا اور انہیں طے کر لے گا، جب کوئی یہ کام کرتا ہے تو کہا جاتا ہے: دجل الرجل (آدمی نے زمین کو پھر کر طے کر لیا)۔

چہارم: لفظ دجال میں ڈھانپنے کا مفہوم ہے؛ کیونکہ وہ زمین پر پوری طرح چھا جائے گا اور پوری زمین کو اپنے شر سے ڈھانپ لے گا، اور دجل کا معنی ڈھانپنا ہے، ابن درید نے کہا: کُلُّ شَيْءٍ غَطِيْتُهُ فَقَدْ دَجَلْتُهُ (ہر وہ چیز جسے میں نے ڈھانپ لیا اس کے ساتھ میں نے دجال والا کام کیا)۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پنجم : اس کا نام دجال اس لئے ہے کہ وہ اس زمین کو قطع کر گا جب وہ

مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری زمین کو روند ڈالے گا۔

ششم : اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے

دھوکہ دے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے: لَطَخْنِي فَلَانٌ بِشَرِّهِ (فلان شخص نے مجھے

اپنے شر سے آلودہ کر دیا) (جیسے گندگی سی کسی چیز کو آلودہ کیا جاتا ہے، معلوم ہوا کہ

دجال کا شراک گندگی ہے جو ایمان کو آلودہ کر دے گی، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہفتم : دجال کا معنی ہے مُخْرِق اور مُخَوِّق یعنی دہشت زدہ کرنے

والا اور بہت جھوٹ بولنے والا۔

ہشتم : دجال کا معنی ہے مُمَوِّہ ملمع سازی کرنے والا یہ مفہوم بتانے

والے ثعلب ہیں، جیسا کہ جب تلوار کو سونا چڑھا کر ملمع کیا گیا ہو تو کہا جاتا ہے سَيْفٌ

مُدَجَّلٌ یعنی سونا چڑھائی ہوئی تلوار۔

نہم : دجال سونے کے اس پانی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ساتھ کسی

چیز کو ملمع سازی کی جائے کہ اس کا باطل (باہر سے) حسین ہو جائے اور اس کے اندر

ٹھیکری یا عود ہو (لہذا دجال بھی جو اس کے دل میں ہوگا اس کے خلاف ظاہر کرے گا

اس طرح اس کی طرف سے ملمع سازی ہوگی)

دہم : دجال: فَبَرِنْدُ السَّيْفِ تلوار کا جوہر، اس کے نقش نگار (ان

معانی کو قرطبی نے التذکرۃ ۶۰/۲ میں ذکر کیا، ان معانی میں سے اکثر کو لسان العرب

اور فتح الباری ۱۳/۹۷ میں دیکھا جاسکتا ہے)

بعض علماء نے ان میں سے اکثر معانی کا ذکر کیا اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری

میں اپنے شیخ مجد الدین الشیرازی فیروز آبادی سے ذکر کیا: کہ آپ نے اس کا نام

دجال رکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے اس قول جمع کے (فتح الباری ۱۳/۱۰۱)

Click For More Books



# مسیح کہنا خطا ہے

بہت سارے لوگوں نے تالیفات مرتب کیں اسی طرح ایک سی زائد علماء نے اس کا نام مسیح دجال ذکر کیا تا کہ وہ مسیح عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے اسے الگ کر سکیں، حالانکہ علمائے اس کا انکار فرمایا:

ابن حجر نے کہا:

ابن عربی نے مبالغہ کیا کہ کہا: قوم گمراہ ہو گئی تو انہوں نے اسے مسیح روایت کیا اور بعض نے سین کو مشدد کر دیا تا کہ اس کے اور مسیح عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے درمیان فرق کر سکیں اس طرح انہوں نے مسیح کی بجائے مَسِيح کر دیا اور یہ ان کا گمان ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان تو فرق پہلے سے ہی ہے۔

بہترین وہ چیز کی جس کی ہم پر اتباع واجب ہے وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور دجال کے درمیان فرق کرنے کیلئے وارد ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے فرمایا:

مَسِيحُ الضَّلَالَةِ گمراہی کا سیاح یا گمراہی کا راہنما (اس کی تخریج والفاظ آگے تفصیل سے آرہے ہیں) یہ دلالت کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مَسِيحُ الْهُدَى ہیں، تو ان لوگوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم کا ارادہ کیا، مگر حدیث میں تحریف کر دی۔

امام نووی نے ذکر کیا کہ اکثر راویوں نے اسے لفظ مسیح سے ہی ذکر کیا بعض نے مخالفت کی کہ حاء کو خاء سے بدل دیا اور جو حاء سے ہے اسے ہی ترجیح ہے یعنی مسیح حاء پر نقطہ نہیں

(فتح الباری ۱۳/۱: ۱۰۲، ۱۰۱ اور امام نووی کی شرح مسلم ۲/۵۹۰)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# قرآن میں ذکر کیوں نہیں؟

ان بہت سارے سوالوں میں علماء کا اختلاف ہے جو دجال کے متعلق ہیں، خصوصاً جن میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور یقیناً جو ان میں سے زیادہ ظاہر ہیں درج ذیل ہے۔

دجال کا ذکر قرآن میں صراحتاً کیوں نہیں؟  
خاص کر کے اس سے جس شر کا ذکر ہے، لوگوں کے لئے اس کا فتنہ عظیم، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مسلسل اس سے بچانے کی وضاحت ہے، اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی۔

علماء نے کئی جواب دئے ہیں جن کا حاصل یہ ہے۔  
۱۔ یہ کہ اس کا ذکر صراحت سے نہیں کیا گیا، لیکن اس کی طرف اشارہ کئی آیات میں ہے، ان میں سے ایک یہ ارشادِ الہی ہے:

﴿.....يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا.....﴾

سورة الأنعام آیت ۱۵۸،

جس دن تیری رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

اس کے معنی پر دلالت اس حدیث شریف کی ہے جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ:

Click For More Books



الذَّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.  
تین چیزیں جب نکلیں گی تو کسی جان کو جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہوگی  
اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا، دجال، دابہ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع  
ہونا۔ (۱)

۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا يَؤُمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ.....﴾  
اور نہیں کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ضرور آپ پر ایمان لائے گا اس کی موت  
سے پہلے..... (۲)

اس میں نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف اشارہ ہے، اور یہ بات صحیح  
ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ نے ضدین میں سے ایک کے ذکر پر ہی  
اکتفاء فرمایا اور اس لئے بھی کہ اس کا لقب بھی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لقب کی  
طرح مسیح ہے لیکن دجال گمراہی کا مسیح ہے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہدایت کے مسیح  
ہیں۔

۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَخَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ  
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۳)  
یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے لیکن  
اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۳۹؛ ترمذی کتاب التفسیر، ۳: ۷۳؛ مسند احمد ۲/

۳۳۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، ۳: ۵۹۶؛ صحیح ابوعوانہ ۱/ ۱۰۷

(۲) سورۃ النساء/ ۱۵۹ (۳) سورۃ غافر/ ۵۷

بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا: ان کے الفاظ یہ ہیں:  
اہل تفسیر نے کہا:

یہ آیت یہود کے بارے نازل ہوئی، اس لئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

إِنَّ صَاحِبَنَا الْمَسِيحَ بْنَ دَاوُدَ - يَعْنُونَ الدَّجَالَ - يَخْرُجُ فِي آخِرِ  
الزَّمَانِ فَيَبْلُغُ سُلْطَانَهُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَيَرُؤُ الْمُلْكَ إِلَيْنَا.

بیشک ہمارا صاحب مسیح بن داود۔ ان کی مراد دجال ہے۔ آخری زمانہ  
میں نکلے گا تو اس کی سلطنت بر و بحر میں ہوگی، اور وہ ملک ہمیں واپس دلا دے گا۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ

اللہ کی پناہ مانگ (یعنی مسیح دجال کے فتنہ سے) (۱)

حافظ ابن حجر نے اس طرف اشارہ فرمایا اور اسے مستحسن قرار دیا اور فرمایا اس  
جگہ الناس سے مراد دجال ہے گویا کل کو بعض پر استعمال کیا گیا ہے۔

اس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا اور اسے حسن قرار دیا، اور فرمایا:

یہاں الناس سے مراد دجال ہے تو گویا کل (ایسا لفظ جو کثیر کے لئے

ہو) کو بعض (ایک) پر استعمال کیا گیا ہے۔

یہ اگر ثابت ہو تو بہترین جواب ہے، اور اس میں سے ہے جس کا ذکر نبی

کریم ﷺ نے اپنے بیان سے کیا (۲)

(۱) تفسیر بغوی، معالم التنزیل ۳/۱۰۱: سیوطی نے ابی عالیہ سے عبد بن حمید سے مرسل ذکر کیا:

ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ درمنثور میں ۵/۶۶۱

(۲) فتح الباری ۱۲/۹۸، النہایۃ فی الفتن، ابن کثیر ۱/۱۵۱، ۱۵۲



بعض نے ایک چوتھا جواب زیادہ ذکر کیا تو کہا:

آپ نے اس کا ذکر اس کے حقیر و ذلیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا، اسی طرف حافظ ابن کثیر کا میلان ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کا ذکر چھوڑا، اس کا ذکر قرآن میں اس کی حقارت اور امتحان کے سبب نہیں، اس لئے کہ اس کے جھوٹا ہونے کا معاملہ اس سے واضح تر ہے کہ اس پر تنبیہ کی جائے یا اس سے ڈرایا جائے، اور کبھی کسی شے کا ذکر اس کے واضح ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے وقت وصال حالت مرض میں ارشاد فرمایا اور اس بات کا عزم کر لیا کہ اپنے بعد سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لکھ دیں پھر اسے چھوڑ دیا اور فرمایا:

يَا بَيُّ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے مگر ابو بکر کا (نہیں کریں گے) (۱)

لہذا آپ ﷺ نے اس پر بیان کو ترک فرما دیا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت واضح اور قدر صحابہ کرام کے نزدیک ظاہر تھی، اور آپ جانتے تھے کہ صحابہ کرام کسی کو آپ کے برابر نہیں سمجھتے، تو اسی طرح یہ مقام ہے جس میں ہم ہیں کہ درجہ کی مذمت واضح اور نقص ظاہر ہے اس مقام کی وجہ سے جس کا وہ خود دعویٰ کرے گا اور وہ مقام ربوبیت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ترک فرما دیا، اس نص فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جانیں کیونکہ اس جیسی باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور ان کے احکام کو تسلیم کرنے میں ہی ان کی رہنمائی کرتی ہیں اور ایمان و تسلیم کو زیادہ کرتی ہیں (۲)

(۱) صحیح ہے اسے ابن سعد نے طبقات کبریٰ ۱۷۳/۲ میں روایت کیا؛ حاکم نے مستدرک میں

کتاب معرفت صحابہ ۳/۲۷۷ میں: اور ذہبی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) النہایۃ فی النہن والملاحم، ابن کثیر ۱۵۲/۱

ابن حجر نے اس کا تعاقب کیا جس نے کہا کہ اس کا ذکر بوجہ حقارت چھوڑا گیا ہے، اور اس کی کمزوری کو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کا ذکر کیا جبکہ ان کا فتنہ دجال کے فتنہ سے کم نہیں (یاجوج ماجوج سے دجال کا فتنہ بڑھ کر لگتا ہے کہ وہ شرک کی دعوت دینے والا اور دعویٰ الوہیت کرنے والا ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ عام کفر سے شرک کو علماء نے اعلیٰ درجہ کا کفر شمار کیا ہے البتہ مطلق کفر میں برابر ہیں کہ مومن وہ بھی نہیں وہ بھی نہیں جہنم میں دونوں جائیں گے، اللہ اعلم بالصواب، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)



## دجال..... حقیقت و خیال

ایمان کی بات یہ ہے کہ دجال آخری زمانہ میں ہوگا یہ حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

اہل علم نے اس پر ایمان کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے جو دجال کے خروج اور اس کے اس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے وارد ہے جس کیساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اس کی مخالفت اہل بدعت اور ٹیڑھی راہ والوں کے سوا کسی نے نہیں کی یعنی خارجی اور معتزلہ، اہل علم کے لئے اس کے کئی دلائل ان کے رد میں مذکور ہیں، کچھ ان سے ہم ذکر کرتے ہیں۔

Click For More Books



## قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ

نے احادیث دجال کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسلک اہل سنت حق ہے کہ دجال کا وجود صحیح ہے، وہ ایک معین شخص ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا، اسے کئی چیزوں پر قدرت ہوگی جیسے قتل کے بعد زندہ کرنا، سبزہ اور نہروں کا ظہور، جنت و دوزخ زمین کے خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا... یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اسے عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے قتل وغیرہ پر قادر نہ رہے گا اس کا معاملہ باطل ہو جائے گا اور اسے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام قتل کریں گے۔

بعض خارجیوں، معتزلہ اور جہمیہ نے اس میں (اہل سنت کی مخالفت کی) تو انہوں نے اس کے وجود کا انکار کر دیا اور احادیث صحیحہ کا رد کر بیٹھے۔ (۱)

## علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: دجال پر ایمان رکھنا اور اس کا ٹکنا حق ہے، اور یہ ہی اہل سنت اور عام اہل فقہ و حدیث کا مذہب ہے، بخلاف معتزلہ اور خارجیوں کے جنہوں نے اس کا انکار کیا..... (۲)

## علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے اس کے بارے میں مشہور عقیدہ میں فرمایا:

نُؤْمِنُ بِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مِنْ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَنُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ..... (۳)

(۱) اسے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/۹۸ میں نقل کیا۔

(۲) تذکرہ، قرطبی ۲/۵۱۔

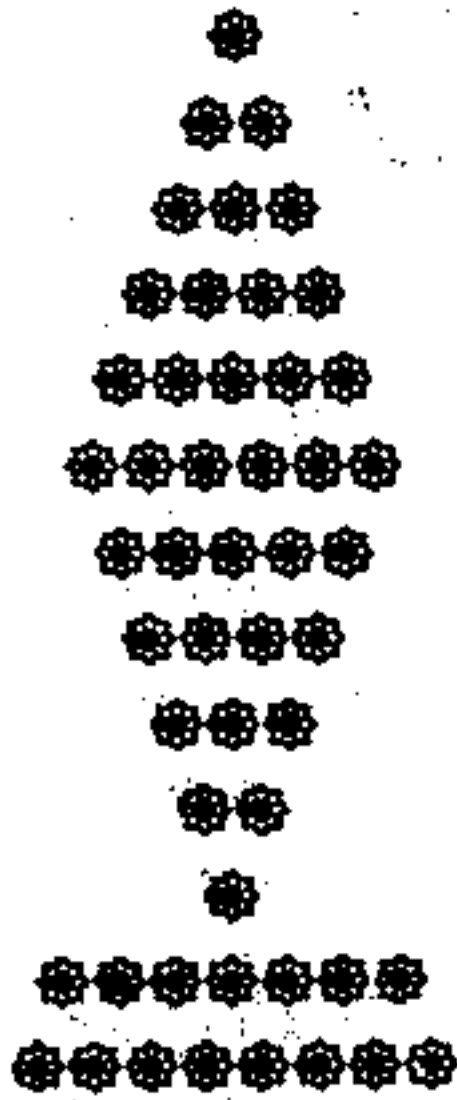
(۳) شرح عقیدہ طحاویہ، ابن ابی العز الحنفی ۵۶۵، ۵۶۶۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور ہم قیامت کی علامات پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا.....

ممکن ہے کہ ان ذکر کردہ نصوص میں اور جو اس کے بعد آ رہی ہیں ان میں دلیل ہو اس کے باطل ہونے پر جس کی طرف ہم عصر فضلاء میں سے ایک سے زائد حضرات گئے جیسے شیخ محمد رشید رضا، شیخ سلتوت اور محمد فرید وجدی، یہ حضرات دجال کے نکلنے کی احادیث میں شک میں ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ احادیث صحیحہ نہیں ہیں یا ان میں اضطراب ہے، عنقریب ہم ان میں سے اکثر کا ذکر اپنے اس رسالہ میں کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ!



(ان کے اقوال ان کی کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں مثلاً محمد رشید کی المنار ۳/۲۶۱؛ وہ اپنے شیخ محمد عبدہ سے نقل کرتے ہیں:

إن الدجال رمز للخرافات والدجل والقبايح التي تزول بتقرير الشريعة على وجهها والأخذ بأسرارها وحكمها.....

بے شک دجال بے عقلی کی باتوں، دھوکہ قریب اور ان بری چیزوں کی طرف اشارہ جو

شریعت کے پکا کرنے اور اس کے اسرار و حکم کو لانے سے نازل ہو جاتی ہیں اور دیکھنے والے معارف القرن العشرين، فرید وجدی ۸/۷۹۵ اور فتاویٰ شیخ عترة

Click For More Books



## اسے مسیح کیوں کہا گیا؟

دجال کا نام مسیح رکھنے کے سبب میں علماء کے کئی جوابات ہیں خلاصہ یہ ہے۔

☆ اس کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین کو چھوئے گا یعنی اس پر گھوم

جائے گا یہ قول لغوی ابوالعباس ثعلب کا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی

مسیح کہا گیا کیونکہ آپ کبھی شام میں کبھی مصر میں کبھی سمندر کے ساحلوں پر ہونگے اور

اسی طرح مسیح دجال ہے، دونوں کا نام مسیح ان کے زمین پر گھوم جانے کی وجہ سے ہوا

☆ اس کا نام دجال رکھنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ

اور ایک ابرو نہیں ہونگے۔

ابن فارس نے کہا:

وَالْمَسِيحُ أَحَدُ شَقِي وَجْهِهِ مَمْسُوحٌ لَا عَيْنَ لَهُ وَلَا حَاجِبَ ؛

وَلِذَلِكَ سُمِّيَ مَسِيحًا.

مسیح دجال کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک مٹا ہوا ہوگا نہ اس کی

ایک آنکھ ہوگی اور نہ اس کا ایک ابرو ہوگا اسی وجہ سے اس کا نام مسیح ہے (لغت میں مسیح

کا معنی کاٹنا بھی ہے، مترجم)

☆ مسیح بمعنی کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا، یہ ایسا معنی ہے کہ

اس سے دجال مخصوص ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا: اَنَا اللّٰهُ، یہ انسانوں میں

سے بہت بڑا جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بدشکلی اور عار کے ساتھ خاص

کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

☆ مسیح بمعنی سرکش، خبیث، پلید اس مفہوم کا قائل ابن فارس ہے، البتہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح کہنے کی وجہ دجال کی وجہ سے مختلف ہے اور علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں جن کو ابن دحیہ نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں جمع کر دیا ان اقوال کی تعداد ۲۳/تیس ہے مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

☆ آپ کا نام مسیح اس لئے ہے کہ آپ سے بوقت ولادت برکت

حاصل کی گئی۔

☆ اس لئے بھی کہ کسی تکلیف والے کو آپ نہیں چھوتے تھے مگر وہ اچھا

ہو جاتا تھا۔

☆ اس لئے بھی کہ آپ چہرہ کے حسین تھے اسے ابن منظور نے ذکر کیا،

کہا جاتا ہے: مسیح اللہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسین، برکتوں والی صورت میں پیدا کیا۔

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆



## شہرتِ خیر و دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال کی صورتِ حال اور اس کے نکلنے کے بارے وارد ہونے والی احادیث کثیر اور طرح طرح کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جم غفیر نے انہیں روایت کیا اسی وجہ سے اہل علم نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے۔

ان میں سے ابن کثیر اپنی تفسیر میں، شوکانی نے اس بارے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے، „التوضیح فی تواتر ما جاء فی المنتظر والمسیح، رکھا یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دجال کے بارے جو احادیث تواتر سے ہیں ان کی وضاحت۔  
کتانی نے کہا:

ایک سے زائد افراد نے صحابہ کی ایک جماعت سے کئی صحیح طریقوں سے احادیث کے وارد ہونے کا ذکر کیا، شوکانی کی توضیح میں ان سے ایک سوا حدیث ہیں، وہی احادیث صحاح، معاجم اور مسانید میں ہیں اور تواتر ان کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے ان کے مجموعہ کو جمع کر لیں پھر تو سونے پہ سہاگہ ہے۔

نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر، کتانی کی ۲۲۸، ۲۲۹: تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۹۱: نہایۃ

البدایۃ ۱/ ۱۵۸: فتح المغیث، سخاوی کی ۳/ ۲۲۳)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## دجال کا اعلانیہ بیان

اگرچہ دجال کی خبر شہرت میں حد تو اتر کو پہنچ چکی ہے اور اس کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہے پھر بھی ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کے لئے اسے واضح کریں خاص کر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے لئے۔

علامہ سفارینی حنبلی نے فرمایا:

ہر عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث دجال کو اپنی اولاد، مردوں اور عورتوں کے درمیان پھیلانے، امام ابن ماجہ نے فرمایا:

میں نے طنفسی سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

میں نے محاربی سے سنا جو حدیث کے امام ہیں آپ فرما رہے تھے:

ينبغي ان يدفع هذه الأحاديث يعني حديث الدجال إلى

المؤدب حتى يعلمها الصبيان في الكتاب (۱)

ضروری ہے کہ یہ احادیث یعنی احادیث دجال تربیت کرنے والے تک

پہنچائی جائیں تاکہ وہ لکھنے میں بچوں کو سکھائے

اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ دجال بہت خطرناک، اس کا خروج عظیم،

اور اس کا زیادہ ہونا اس حد تک کہ عقل اس کا تصور نہیں کر سکتی اس لئے بھی کہ اس کا فتنہ

مت ماردے گا اور دل کو قابو کرے گا۔

Click For More Books

(۱) لوامع الاسرار البہیہ ۲/ ۱۰۶؛ سفن ابن ماجہ ۱۳۶۳

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

## دجال اور قیامت

بلاشبک دجال قیامت کا مقدمہ ہے کہ جو نبی وہ آگیا تو پھر قیامت میں زیادہ دیر باقی نہ رہے گی، قیامت کی وہ نشانیاں جو افق پر روشن ہوئی لڑائیوں کا اعلان کرتی ہوں گی، نبی کریم ﷺ سے کثیر احادیث آئی ہیں جو قیامت کی بڑی بڑی علامات کو واضح کرتی ہیں ان میں سے دجال کا نکلنا ہے، ان احادیث میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری نے روایت کی، فرمایا:

أُطْلِعَ عَلَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكُرُ

فَقَالَ: مَا تَذَاكُرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ،

قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَلَذَكُرُ: الدُّخَانُ

وَالدَّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتُزُولُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَ

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسَفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ

وَخَسَفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ آخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ

إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے

تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا مذاکرہ کرتے تھے؟

صحابہ نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے،

فرمایا: بیشک وہ قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم دیکھ لو گے دس نشانیاں، تو آپ نے ذکر

کیا دھوئیں، دجال، دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



والسلام کا نازل ہونا، یا جوج و ما جوج اور تین بار دھنسنے (کے واقعات) ایک دھنسا مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں ان کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن سے ظاہر ہوگی لوگوں کو ہانک کر محشر کی طرف لے جائے گی (۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ: الدَّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزوں کا جب ظہور ہوگا کسی جان کو اس وقت اس کا ایمان لانا نفع نہ دیگا جو پہلے ایمان نہ لائی ہوگی، دجال، دابہ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲) اور یہ نشانیاں پے درپے ہوگی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع میں، فرمایا:

خُرُوجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَّبِعْنَ كَمَا تَتَابَعُ الْخُرُوجُ  
نشانوں کا نکلنا ایک دوسری کے پیچھے مسلسل ہوگا جیسا کہ ایک دھاگہ میں پروئے ہوئے موتی (۳)

اس کی مثل عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، الفاظ یہ ہیں:

(۱) اسے مسلم نے کتاب الفتن میں ۲۹۰۱ نمبر پر روایت کیا، احمد نے اپنی مسند ۶/۲ میں، ابو داؤد نے السلاخ میں حدیث نمبر ۴۳۱۱، ابن ماجہ نے کتاب الفتن میں ۴۰۵۵ نمبر حدیث اور ابن ابی شیبہ نے المصنف میں ۳۷۵۴۲ نمبر پر روایت کیا

(۲) مسلم نے کتاب الایمان ۲۴۹، ترمذی نے کتاب التفسیر ۳۰۷، ابن ابی شیبہ نے مصنف

میں کتاب الفتن ۳۷۵۹۶، ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۵۵ میں روایت کیا

(۳) صحیح ابن حبان مسند: ۸۸۲، طبرانی اوسط نے روایت کی اور بیہقی نے مجمع ۳۲۲/۷ میں

کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں ابن حبان نے اسے صحیح کہا۔

Click For More Books

الآيَاتِ كَخَزَائِنٍ مِّنْظُومَاتٍ فِي سِلْكِ فَانْقَطَعَ السِّلْكُ فَتَبَعَ  
بَعْضُهَا بَعْضًا.

نشانوں کا آنا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوگا جیسا کہ موتی جو ایک  
دھاگہ میں پروئے ہوں اور دھاگہ ٹوٹ جائے تو ایک دوسرے کے پیچھے وہ گرنے  
لگتے ہیں (۱)



## دجال سے پہلے کیا ہوگا؟

بلاشک دجال کے ظہور کی بہت ساری علامتیں ہیں جو اس کے نکلنے سے  
پہلے ہونگی اور اس کے خروج کی طرف شدت سے اشارہ کریں گی اور نبی کریم ﷺ  
نے بہت سارے ایسے امور کا ذکر کیا ہے جو دجال سے پہلے رونما ہونگے۔

### ۱۔ دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ  
كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلٌّ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.....

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کے قریب  
دجال (جھوٹے نبی) نکلیں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول

(۱) اپنے شواہد سے حدیث صحیح ہے: احمد ۲/۲۱۹؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۳/۳۷۳ نے

روایت کی؛ اس کی شاہد حدیث انس ہے جسے حاکم ۳/۵۳۶ نے روایت کیا اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا؛  
اور اس کا ذہبی نے اقرار کیا ہے۔

..... (۱)

## ۲ - فتح قسطنطنیہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:  
آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:  
الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ

أَشْهُرٍ.

جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہوگا۔ (۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز مرفوع روایت ہے کہ:

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ  
الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ  
خُرُوجُ الدَّجَالِ.....

بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی ہے یثرب کی تباہی جنگ عظیم کا ظہور  
ہے، جنگ عظیم کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا ٹکنا ہے..... (۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ

(۱) ایک متفق علیہ حدیث کا جزء ہے: اسے بخاری نے کتاب الفتن میں ۱۳۱ نمبر پر روایت

کیا: مسلم نے کتاب الفتن میں ب/۱۸-۱۲-۲۹۱۲؛ ابوداؤد نے کتاب الملاحم میں ۴۳۳۳، ۴۳۳۲، ۴۳۳۱۔

(۲) ابوداؤد نے کتاب الملاحم ۴۲۹۵ میں؛ ترمذی نے کتاب الفتن ۲۲۳۸؛ ابن ماجہ کتاب

الفتن ۴۰۹۲؛ مسند احمد ۵/۲۳۳؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۴/۴۳۶؛ اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

(۳) ابوداؤد نے کتاب الملاحم ۴۲۹۲؛ احمد نے ۵/۲۳۲؛ شرح السنہ میں بغوی ۲۲۵۲؛ خطیب

نے اپنی تاریخ میں ۱۰/۲۲۳ روایت کیا: ابن کثیر نے نہایہ میں ۶۲/۱ کہا اس کی سند جید ہے اور

حدیث حسن ہے اس پر نبوت کے انداز میں۔

Click For More Books



وَجَانِبُ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ الْقَائِمُ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءَ وَهَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيحُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے مدینہ کی ایک جانب کے خشکی میں اور ایک کے سمندر میں ہونے کی بابت سنا؟ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ستر ہزار بنی اسحاق سے اس میں جنگ کریں گے تو جب وہ اس میں داخل ہونگے اتریں گے تو اسلحہ سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ تو مدینہ (۱) کی ایک جانب جو سمندر میں ہے ساقط ہو جائے گی، وہ پھر دوبارہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اس کی دوسری جانب ساقط ہو جائے گی، پھر وہ تیسری بار لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو اس کے لئے کشادگی کر دی جائیگی تو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے لوٹ مار کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ آپس میں تقسیم کر رہے ہونگے اچانک ایک چیخ کر بولنے والا ان کی طرف آئے گا تو وہ کہے گا: بلا شک دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر شی کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے۔ (۲)

(۱) اس شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ نووی قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی باب ۱۸، نمبر ۲۹۲۰

### ۳۔ ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خِدَاعَاتٌ يَصْدُقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ الرُّوَيْضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافَهُ؛ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر کم پیداوار والے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا، امانت دار کو ان میں خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا، اور روئے بڑھ ان میں باتیں کرے گا عرض کیا گیا: یا رسول اللہ روئے بڑھ کیا ہے؟ فرمایا: گھٹیا کمینہ آدمی؛ جو عام لوگوں کے معاملہ میں باتیں کرتا پھرے گا۔ (۱)



### ۴۔ دجال سے پہلے قحط اور بھوک

ابو امامہ کی ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں،

.....وَأَنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٌ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبَسَ ثُلُثَ

(۱) یہ حدیث کئی طرق سے صحیح ہے؛ ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۳۶؛ احمد نے ۳۳۸/۲؛

طحاوی نے مشکل الآثار میں ۱/۱۹۳؛ حاکم نے ۳/۳۶۵ روایت کیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا اور اس کے

امام احمد ۳/۲۲۰ کے نزدیک کئی شواہد حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور ابن حجر نے فتح الباری میں



مَطْرَهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبَسُ ثَلَاثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ  
فَتَحْبَسُ ثَلَاثِي مَطْرَهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبَسُ ثَلَاثِي نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ  
السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبَسُ مَطْرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ  
الْأَرْضَ فَتَحْبَسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تَنْبُثُ خَضِرَاءَ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ إِلَّا  
هَلَكَتْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ.

بیشک دجال کے خروج سے پہلے تین سخت سال ہونگے لوگوں کو ان میں سخت  
بھوک پہنچے گی اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی حصہ اپنی  
بارش کا روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی پیداوار کو روک لے گی پھر دوسرے  
سال میں آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش کو روک لے گا زمین کو حکم دے گا تو وہ دو  
تہائی پیداوار روکے گی پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ اپنی بارش پورے کی  
پوری روک لے گا اور ایک قطرہ بارش نہ برے گی، زمین کو حکم دے گا تو وہ پوری پوری  
پیداوار روک لے گی تو کوئی سبز شے نہ اگے گی حتیٰ کہ کوئی کھروں والا جانور باقی نہ رہے  
گا مگر جسے اللہ چاہے گا (۱)

## ۵۔ ذکر الہی لوگوں کا کھانا ہوگا

ابو امامہ کی گزشتہ حدیث میں آپ ﷺ کے زمین پر کھانا پینا ختم ہونے کا  
ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ آیا کہ ایک صحابی نے عرض کیا: لوگوں کا اس زمانہ میں ذریعہ  
معاش کیا ہوگا؟

قال: التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَيَجْرِي ذَلِكَ  
عَلَيْهِمْ مَجْرَى الطَّعَامِ.

(۱) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا، کتاب الغن ب/ ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰،



فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا، اللہ اکبر کہنا، سبحان اللہ اور الحمد للہ

پڑھنا اور اسے کھانے کے قائم مقام کر دیا جائے گا۔

ابن صیاد ہی دجال ہے (۱)

سوال: ایک سوال کا جواب دینے سے پہلے اور بعد والے بہت سارے لوگ حیران رہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا اگر میں کہوں: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں نے دجال کی شخصیت کی حد بندی کرنے میں بہت اختلاف کیا، سوال یہ ہے کہ کیا وہ دجال ابن صیاد ہے؟ جیسا کہ ایک سے زائد صحابہ اور دیگر حضرات نے اس کا یقین کر لیا ہے، ہم اسے اختصار سے بیان کریں گے۔

ابن صیاد جس کا نام آصاف ہے یہود سے تھا، زمانہ نبی کریم ﷺ میں وہ کہانت کا دعوے دار تھا اس کا امتحان نبی کریم ﷺ نے لیا تا کہ صحابہ کرام کو اس کے حال کی حقیقت معلوم ہو، اس کا امر باطل صحابہ کے لئے ظاہر ہو جائے، کہ وہ جادوگر ہے اس کے پاس شیطان آتا اس کی زبان پر وہی کچھ القاء کرتا جو وہ کاہنوں کے لئے القاء کرتا تھا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی اس کے ساتھ کئی ملاقاتیں تھیں بعض کے نزدیک یہ رائج ہے کہ وہ ابن صیاد ہی دجال ہے ہم اسے مختصر بیان کرتے ہیں۔

نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو

حدیث کی کتابیں ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صیاد کے ساتھ وقوف اور اس پر اسلام پیش کرنا اور جو اس نے جواب دیا ذکر کرتی ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتیٰ کہ

اسے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اس دن وہ بلوغ کے قریب تھا، کوئی چیز سمجھتا نہیں تھا  
حتیٰ کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پشت پر مارا پھر فرمایا:

أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا:

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْكَافِرِينَ (۱)

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔

ابن صیاد نے آپ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول

ہوں؟ (۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

نبی کریم نے اسے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ غلط ملط کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (۳)

(۱) ابن حجر نے ذکر کیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ وہ یہودیوں سے تھا جو رسول اللہ

ﷺ کی بعثت کو مانتے تھے لیکن دعویٰ ان کا یہ تھا آپ کی بعثت عرب کے ساتھ مخصوص ہے، ابن حجر  
نے کہا: اس کا فساد واضح ہے اس لئے کہ انہوں نے جب اقرار کر لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو محال ہے کہ  
آپ اللہ پر جھوٹ بولیں تو جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ آپ عرب اور غیر عرب کے رسول ہیں تو آپ  
کا سچا ہونا متعین ہوا اور آپ کی تصدیق واجب ہوئی، فتح الباری ۶/۲۰۰۔

(۲) قرطبی نے کہا: ابن صیاد کا ہنوں کے انداز میں خبریں دیا کرتا تھا کبھی درست ہوتی تھیں

اور کبھی فساد والی یعنی غلط تو یہ بات نشر ہو گئی اور اس کے بارے کوئی وحی نازل نہ ہوئی، نبی کریم نے چاہا کہ  
ایسا کوئی عمل کریں جس سے اس کا امتحان ہو جائے،

(۳) وہ سورہ دخان ہے اس پر اس روایت کی دلالت ہے جو مستدرک امام احمد ۲/۱۳۸ میں ہے،

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



ابن صیاد نے کہا: وہ دھواں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ لِي فِيهِ اَضْرِبُ عُقْقَةً.

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے اس کے بارے میں اس کی گردن ماروں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ.

اگر وہ ہوا تو اس پر تجھے تسلط ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں

تیرے لئے خیر نہیں ہے (۱)

نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ

ابن صیاد کی پیچیدگی اور اس کے حال کی جہالت لوگوں میں بہت بڑی بات

تھی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں اس درجہ تک شک میں مبتلا ہوئے، آپ

اس کے حال کی حقیقت جاننے کے لئے مراقبہ کرتے رہے، بہت احادیث میں آیا کہ

نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد کی جستجو اور اس کے معاملہ کی وضاحت کرنے میں کوشش کی

اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہی دجال ہو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس کے حالات

گزشتہ صفحہ کا باقی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ﴿..... يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ

مبين، الدخان: ۱۰﴾ چھپایا تھا۔

خطابی نے حکایت کی کہ آیت اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر لکھی ہو

تھی، تو ابن صیاد نے اس سے ہدایت نہ پائی مگر اتنی ناقص مقدار میں جو کہ انہوں کے طریقہ کے مطابق تھی تو

اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی قدر سے تجاوز نہ کرے گا، یعنی اس مقدار سے جو شیطانوں کے القاء

کرنے سے تیرے جیسے کاہن محفوظ کر لیتے ہیں اور وہ سچ جھوٹ ملا جلا ہی ہوتا ہے، فتح الباری ۶/۲۰۰، ۲۰۱

(۱) اس کو بخاری نے روایت کیا کتاب الجہاد ۱۳۵۴، کتاب الجہاد ۳۰۵۵، مسلم نے

کتاب الفتن ۲۹۲۳ میں، اور ابوداؤد نے کتاب السلام ۲۲۲۹ اور ترمذی نے ۲۲۱۵ نمبر پر

Click For More Books



کچھ ایسے دیکھے جو لعنتی دجال کے ساتھ ملتے جلتے تھے اس جستجو کو کئی احادیث نے بیان کیا درج ذیل میں تین احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اس کھجور کے باغ کی طرف آئے جس میں ابن صیاد تھا حتیٰ کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے کھجور کے تنوں سے ڈرنا شروع کر دیا جبکہ آپ دبے پاؤں چلتے تھے تا کہ ابن صیاد آپ کے اسے دیکھنے سے پہلے کچھ سن نہ لے، ابن صیاد اپنے بستر پر سویا تھا اس کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ کھجوروں کے تنوں سے ڈر رہے تھے تو اس کی ماں نے کہا: اے صاف (یہ اس کا نام ہے) تو ابن صیاد بھڑک اٹھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو یہ بیان کرتا (۱)

ابن حجر نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان کہ اگر وہ اسی چھوڑ دیتی تو بیان کرتا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے حال کو ہم پر ظاہر کرتا جس سے ہم اس کی حقیقت پر مطلع ہو جاتے اور چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے ہمارے آنے کی خبر نہ دیتی تو دیر تک وہ اسی حالت میں رہتا جس میں تھا تو ہم سنتے جو کچھ وہ اپنے معاملہ کو ظاہر کرتا (۲)

☆ حدیث ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور دوسری واضح اور ابھری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس بات سے ڈرے کہ یہ دجال ہی ہو تو آپ نے اسے چادر کے نیچے پایا آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو اسے اس کی ماں نے خبردار کر دیا، کہا: اے عبداللہ! یہ ابواسم آئے ہیں تو وہ اپنی چادر سے نکل کر آپ کی طرف آیا، رسول اللہ

(۱) اسے بخاری کتاب الجہاد والسر، باب ۱۷۸، نمبر ۳۰۵۶، مسلم نے کتاب الحن باب

۱۹، نمبر ۱۲۹۳ اور احمد نے اپنی مسند میں روایت کی (الفتح الربانی ۶۳/۲۳)

(۲) فتح الباری ۶/۲۰۲

Click For More Books

ﷺ نے فرمایا:

مَالَهَا قَاتِلَهَا اللَّهُ لَوْ تَرَكَهُ لَيِّنٌ .

اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یقیناً یہ بیان کرتا۔  
پھر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذکر کی آپ ﷺ کے ابن میاد سے سوال کرنے کے بارے میں اور اس کے آخر میں ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:  
یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ دعویٰ ہے تو تو اس کا صاحب نہیں اس کے صاحب عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگر وہ نہیں تو تجھے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایسے شخص کو قتل کرے جو عہد والوں میں سے ہے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بات کا ڈر محسوس کرتے تھے کہ یہ دجال ہی ہے (۱)

☆ حدیث ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یقیناً میرا دس بار قسم کھا کر یہ کہنا کہ وہ ابن صائد دجال ہے مجھے اس سے زیادہ پسند کہ میں ایک بار یہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں۔ فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ وسلم نے مجھے اس کی ماں کی طرف بھیجا: فرمایا:

سَلِّهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ؟ قَالَ: فَأَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلَتْ بِهِ  
الَّتِي عَشَرَ شَهْرًا قَالَ: ثُمَّ أُرْسَلَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلِّهَا عَنْ صَبْحِهِ  
حِينَ وَقَعَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: صَاحَ صَبْحَةَ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ .  
اس سے پوچھ کتنی دیر اس کے حمل میں رہی؟

ابو ذر کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا

(۱) اسے احمد نے فتح الباری میں ۳۳/۶۵، بخاری نے مشک ۲/۹۷ میں، بخاری نے شرح السنہ

میں ۳۷۳ روایت کیا، بخاری نے بھی ۳۷۳/۱۰۰ ذکر کیا اور فرمایا: احمد نے روایت کیا اور اس



اس کے حمل میں بارہ ماہ میں نے گزارے۔

ابوذر کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھے پھر بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھا اس کی چیخ کے بارے جب وہ پیدا ہوا، تو میں پھر اس کی طرف لوٹ آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ اس طرح چیخا تھا جیسے ایک ماہ کا بچہ چیختا ہے..... پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کی مثل رسول اللہ ﷺ کے اس کا امتحان کرنے کے بارے میں ذکر کیا (۱)

## ابن زیاد کی خوارق (۲) عادات

ابن صیاد اپنی پیچیدگی اور لوگوں کے اس کی شخصیت سے واقف نہ ہونے کو حریں کرنے کی طاقت رکھتا تھا، بعض حضرات تو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہی دجال ہے دلیل اس کے وہ حیلے اور خوارق عادات امور تھے جو اس سے صادر ہوتے تھے احادیث کی کتابوں نے بعض روایات کو اس کے بعض عجیب و غریب واقعات کے بارے ذکر کیا ہے، وہ حوادث بعض صحابہ کے نزدیک اس بات کی تاکید تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے، کچھ ان روایات سے درج ذیل ہیں۔

☆ سیدنا ابوسعید خدری اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہے اس میں ہے کہ

(۱) مسند احمد (۶۱/۲۳، فتح الربانی): مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۸۴۸۵: مجمع الزوائد

(۶/۸) میں پٹمی نے اسے ذکر کیا اور اسے احمد، یزار اور طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے حارث بن حصیرہ کے کہ وہ ثقہ ہیں اور ابن حجر نے اسے فتح الباری ۳۲۹/۱۳ میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

(۲) وہ کام جو عام آدمی عادتاً نہیں کر سکتا انہیں خوارق عادات کہا جاتا ہے، خواہ وہ کسی مومن سے یا کسی غیر مومن سے یا ولی اللہ سے یا نبی اللہ سے یا رسول اللہ سے صادر ہو، وہ خارق عادت ہی کہلاتا ہے البتہ غیر مومن سے ہو تو وہ جادو یا کوئی شعبہ بازی ہے اگر ولی اللہ سے ہو تو وہ کرامت ہے اگر نبی یا رسول سے ہو تو معجزہ ہے۔

Click For More Books



أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ ابْنَ صَيَّادٍ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ؟  
فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بِيضَاءٍ مِسْكٍ خَالِصٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

جَدِّقْ.

رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے بارے پوچھا؟  
تو اس نے کہا: سفید چمک دار آٹے کی طرح مٹی خالص کستوری ہے، رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے (۱)  
☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:  
ہاتھ دیکھو؟ تو کیا دیکھتا ہے؟

اس نے کہا اری عرشاً علی البحر حوالہ الحیات  
میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں جس کے ارد گرد سانپ ہیں۔  
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہی عرش ابلیس  
یا ابلیس کا تخت دیکھتا ہے (۲)

☆ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ،،،،، فرمایا: ابن صیاد کا ذکر نبی  
کریم ﷺ کے پاس کیا گیا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:  
اِنَّهُ يَزْعُمُ اَنَّهُ لَا يَمُرُّ بِهِ شَيْءٌ اِلَّا كَلَّمَهُ  
وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سے کوئی شے نہیں گزرتی مگر اس سے کلام کرتی

(۱) مسلم نے اسے اپنی صحیح، کتاب الفتن، باب ۱۹ (۹۲، ۲۹۲۸) میں احمد نے الفتح الربانی

۶۷/۲۳ روایت کیا ہے: یووی شرح مسلم ۲۲۶/۱۸۔

(۲) صحیح مسلم کی روایت ہے کتاب الفتن، ۷۸ (۲۹۲۵) مسند احمد ۱۱۶۳۵، ۶۶/۳: حدیث

کے الفاظ مسند کے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن، ۵۳۷۔

ہے۔ (۱)

## ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ

شاید ان عجیب غریب چیزوں میں سے جو ابن صیاد سے ظاہر ہوتی تھیں ایک وہ واقعہ ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صیاد سے ملاقات کے وقت ظاہر ہوا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے غصہ دلاتے تھے اور وہ پھولتا جاتا تھا حتیٰ کہ اس نے اس راستہ کو بند کر دیا جس میں وہ تھے، اس روایت کے الفاظ جیسا کہ نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غلام نے روایت کی، فرمایا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ابن صائد کو مدینہ کی گلی میں دیکھا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے گالی دی وہ اس میں اثر انداز ہوئی، اور وہ پھولنے لگا حتیٰ کہ اس نے راستہ روک لیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے اپنے عصا سے مارا حتیٰ کہ عصا کو اس پر توڑ دیا، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا: تیرا اور اس کا کیا حال ہے؟ کس چیز نے تجھے اس کا مشتاق کر دیا؟ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا آپ ارشاد فرماتے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ غَضَبٍ يُغْضِبُهَا

بِالشَّكِّ دَجَالُ غَضَبٍ نَاكِهُ كَرْتَلَكُ (۱)

(۱) احمد نے فتح الباری میں روایت کی ۳۳/۶۷: بیہقی نے مجمع ۸/۸ میں ذکر کیا اور فرمایا:

اسے احمد نے روایت کیا اور ابن کی اس روایت میں عیالہ بن سعید ہے جس میں ضعف ہے باقی اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۲) یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵

☆ اور دوسری روایت میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ایک بار ابن صائد کو ملا، اس کی آنکھ متغیر ہو چکی تھی میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں وہ تیری آنکھ نے کب کیا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا؛ میں نے کہا نہیں جانتا، حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا: اے ابن عمر تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ پیدا کرے اسے تیرے اس عصا میں تو وہ ایسا کر دیگا، اس نے گدھے کی طرح سختی سے خراٹے لینا شروع کئے کہ میں کبھی نہیں سنے میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو اس عصا کے ساتھ مارا جو میرے پاس تھا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گیا، البتہ مجھے کوئی شعور نہیں..... (۱)

### ابن صیاد اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایات صحیحہ ایک دوسرے مقابلہ کو بیان کرتی ہیں جو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن صیاد (جو دجال کے نام سے تہمت زدہ تھا) کے درمیان ہوا۔

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: مجھے ابن صائد نے کہا: مجھے اور تمہیں کیا ہے اے محمد ﷺ وسلم کے؟ عجبو! کیا اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا، جبکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور فرمایا: کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے، اور فرمایا: کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا اور میں نے حج کیا ہے، ابوسعید کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر انداز ہوتی، ابوسعید کہتے ہیں کہ اس نے آپ سے

(۱) یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۹، ۹۸-۳۹۳۲؛ مستدرک احمد ۶/۲۸۳؛ الفتح الربانی

۲۳/۶۲، ۶۱؛ مستدرک ابن ابی یعلیٰ ۱۳/۳۶۹، ۳۸۵؛ شرح النسبة، بغوی ۱۵/۷۳؛ اور ابن حبان نے احسان



کہا: خبر دار! اللہ کی قسم میں اب جانتا ہوں وہ کہاں ہے اس کے باپ اور اسکی ماں کو پہچانتا ہوں،

آپ فرماتے ہیں: اسے کہا گیا:  
اَيَسُرُّكَ اَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟  
کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو وہ آدمی یعنی دجال ہو؟  
تو اس نے کہا: اگر مجھ پر اسے پیش کیا جائے تو میں نہ پسند نہ کروں گا!)

## دجال کا مکان اور ابن صیاد

☆ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا:  
ہم مدینہ سے ایک لشکر میں آئے اس لشکر میں عبداللہ بن صیاد تھا، کوئی اس کے ساتھ نہ چلتا تھا، نہ اس کو کوئی ساتھی بناتا تھا نہ اس کے ساتھ کوئی کھاتا تھا نہ ہی اس کے ساتھ کوئی پیتا تھا، اسے دجال کہتے تھے، اچانک ایک دن میں اپنی جگہ ٹھہرا تھا کہ مجھے عبداللہ بن صیاد نے بیٹھا ہوا دیکھا تو آیا حتیٰ کہ میرے پاس بیٹھ گیا تو اس نے کہا:  
اے ابو سعید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں: نہ کوئی میرے ساتھ چلتا ہے نہ مجھے رفیق بناتا ہے نہ کوئی میرے ساتھ پیتا ہے بلکہ مجھے دجال کہہ کر بلاتے ہیں..... اللہ کی قسم لوگوں کے میرے ساتھ یہ سلوک کرنے سے میں یہ ارادہ کیا کہ میں ایک رسی لوں پھر تنہائی میں جاؤں اور اسے اپنی گردن میں ڈال لوں پھر گلا گھونٹ لوں تو اس طرح میں لوگوں کی ان باتوں سے آرام پاؤں، اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں، لیکن اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو ضرور تجھے اس کے نام، اس کے باپ اور اسکی ماں

کے نام اور اس بستی کے نام کی خبر دوں جس سے وہ نکلے گا (۱)

کس نے کہا؟ ابن صیاد، و جال ہے

ابن زیاد سے متعلق جن معلومات کا ذکر پہلے گزر گیا ان کا ایک بہت بڑا اثر ہے، ایک سے زائد ایسے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی دجال ہے ان میں سے ایک عمر بن خطاب اور آپ کے صاحبزادے، ابن مسعود، جابر اور ابو ذر، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ان کی گفتگو سے کچھ آپ کی نذر:

☆ ابن منکدر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ  
ابْنَ صَيَادٍ الدَّجَالُ ،

**قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟**

قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ  
عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ

میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے،

میں نے کہا: تو اللہ کی قسم کھا رہا ہے؟

اس نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس پر قسم کھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا (۲)

☆ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(۲) کتاب الاعتصام، بخاری شریف ۷۳۵۵؛ کتاب الفتن، مسلم شریف ۹۳-۲۹۲۹؛

ایوداود، کتاب الملاحم (۴۳۳)

(۱) یہ لفظ مستحکم کے ہیں (الفتح) البانی ص ۶۲/۲۳۔ یہ مسلم نے اس کے قریب لفظوں کے

لَا اُحْلِفُ بِاللّٰهِ تَسْعًا اَنْ اَبْنَ عَصَائِدٍ هُوَ الدَّجَالُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اُحْلِفَ وَاحِدَةً.

یقیناً میرا اللہ کی قسم نو بار کھا کر کہنا کہ ابن صائد ہی دجال ہے مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ایک بار قسم کھاؤں (۱)

☆ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں

فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا اَشْكُ اَنْ الْمَسِيْحَ الدَّجَالُ اَبْنُ صَيَّادٍ (۲)  
اللہ کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

ابن صیاد اور علماء کا کلام

ابن صیاد جو دجال نام سے تہمت زدہ تھا اس کے مسئلہ میں صحابہ کرام کے اختلاف کا اثر ان کے بعد آنے والے اہل علم حضرات پر تھا تو جو ان کی بات کی طرف گئے ان میں سے علامہ قرطبی، صاحب تذکرہ ۲/۹۱۷ نے اس پر اعتماد کیا، اکثر اہل علم جیسے بیہقی، خطابی، نووی اور ابن حجر۔ ان کی رائے اور ہے وہ یہ کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے اور انہوں نے تمیم داری کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے اور ان کا دجال کو ایک سمندری جزیرے میں یقیناً دیکھنا ذکر کریں گے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کی کلام سے کچھ ذکر کر دیا جائے۔

(۱) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابویعلیٰ الموصلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ۱۳۲/۹؛ نمبر ۲۴۱۔

۵۲۰۷؛ مجمع الزوائد ۸/۵۴۴ میں بیہقی نے ذکر کیا اور اسے کبیر میں طبرانی کی طرف منسوب کیا اور فرمایا:  
ابویعلیٰ کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(۲) ابوداؤد، ۴۳۳۰، نے روایت کی؛ اور حافظ نے فتح ۱۳/۳۳۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اس

کا اسناد صحیح ہے۔



☆ خطابی نے کہا لوگوں نے ابن صیاد کے بارے بہت سخت اختلاف کیا ہے، اس کا معاملہ مشکل ہو گیا حتیٰ کہ اس کے بارے ہر بات کہہ دی گئی، اس کے بارے پوچھا جاتا تو کہا جاتا:

کیسے نبی کریم ﷺ اس آدمی کو مدینہ میں قائم رکھتے اور چھوڑے رہتے کہ ساتھ رہتا جو جھوٹا نبوت کا دعوے دار تھا..... جو میرے نزدیک ہے وہ یہ کہ یہ قصہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہود اور ان کے حلیفوں کے ساتھ صلح کے دن گزر رہے تھے اور ابن صیاد ان میں سے تھا یا ان میں دخل انداز تھا، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اور جو وہ کہانت یا غیب کا دعویٰ کرتا تھا اس کی خبر پہنچتی رہتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لیا۔ تاکہ اس کا معاملہ زائل ہو، تو جب آپ نے اس سے کلام فرمایا تو جان لیا کہ وہ باطل پرست ہے جادو گروں یا کاہنوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جن کے پاس جنات آتے ہوں یا جس سے شیطان نے معاہدہ کیا ہو کہ وہ اس کی زبان پر القاء کرے اور وہ اس سے کلام کرے (۱)

☆ نبیہتی نے اپنی کتاب، البعث والنشور، میں کہا:

ابن صیاد کے معاملہ میں لوگوں نے بہت زیادہ اختلاف کیا کہ کیا وہی دجال ہے؟ وہ جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ دجال نہیں ہے انہوں نے دلیل تمیم داری کی حدیث جو حساسہ کے قصہ کے بارے میں ہے کو بنایا ہے، اور یہ جائز ہے کہ ابن صیاد کی صفت دجال کی صفت کے موافق ہو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہے کہ لوگوں میں سے دجال کے سب سے زیادہ مشابہ عبد العزیٰ بن قطن ہے، اور ابن جابر کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم پر خاموش رہنا زیادہ نہیں ہے اس میں احتمال ہے کہ

(۱) معالم السنن، خطابی ۲/۳۳۹، آپ سے بغوی نے نقل کیا اور شرح السنہ میں اسے لکھا ۱۵/۷۵؛

اسی طرح طبری میں جیسا کہ مبارک پوری کی ترمذی کی شرح غنۃ لا خودی ۱/۵۲۰؛ عون المعجود، ۱۱/۲۷۹

نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں توقف میں ہوں پھر آپ کے پاس اس بات کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگیا ہو کہ دجال ابن صیاد نہیں کوئی اور ہے جیسا کہ تمیم داری کا قصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے، اسی سے استدلال کیا اس نے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ دجال ابن صیاد نہیں ہے کوئی اور ہے، اس حدیث کا طریق صحیح سے بڑھ کر ہے اور ابن صیاد کی صفاتیں دجال کی صفتوں کے موافق ہیں۔

☆ نووی نے کہا:

علماء نے کہا: ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے، اس کا معاملہ مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال دجالہ سے ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف اس کے بارے میں وحی نہیں کی گئی، مگر دجال کی صفات کے بارے میں وحی کی گئی ہے، ابن صیاد کے بارے میں قرآن احتمال رکھتے تھے (کہ وہی دجال ہے) یہ وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں کچھ بھی قطعیت سے نہ فرماتے تھے، بلکہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے.....

ان کا یہ استدلال کہ وہی ابن صیاد مسلم تھا..... تا آخر، تو اس کے اس دعویٰ پر کوئی دلالت نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی صفات کی اور اس کے آخری زمانے میں نکلنے کی خبر دی (۱)۔

☆ حافظ ابن حجر نے ان اقوال کو اکٹھا کرتے ہوئے کہا:

تمیم کی حدیث جسکو شامل ہے اس میں اور ابن صیاد کے دجال ہونے میں جو چیز زیادہ جامع ہے وہ یہ ہے کہ دجال وہی ہے جسے تمیم داری نے دیکھا، اور ابن صیاد شیطان ہے جو دجال کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ اصغیان کی طرح

(۱) اسے نووی سے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/۳۳۸، ۳۳۹ میں: نووی نے شرح مسلم میں

۱۸/۲۶۳ میں نقل کیا۔



چلا گیا پھر اپنے قرین کے ساتھ چھپ گیا حتیٰ کہ وہ دن آ جائیں گے جن میں اس کا نکلنا اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا: (۱)

☆ میں نے کہا:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جنہوں نے ابن صیاد کو ہی دجال یقین کر لیا ان کے کلام کو تمیم داری کی حدیث پر اطلاع نہ پانے پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور اس کی علت بیان کی تو فرمایا: یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا خواب دیکھنے والے کی طرح ہو؛ جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اجتماع کیا اس سے سوال کئے، پھر وہ حیات طیبہ کے آخری ایام میں سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا ایک بہت بوڑھا قیدی تھا، نبی کریم ﷺ کی خبر سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ نکلیا نہیں؟ (۲)

اسی طرح کی گفتگو حافظ ابن کثیر نے کی ہے (۳)

(۱) فتح الباری ۱۳/۳۴۰۔

(۲) فتح الباری ۱۳/۳۳۸؛ عقد الدرر، سلمی شافعی ۲۲۹۔

(۳) نہایۃ المبدیۃ والنہایۃ، ابن کثیر ۱/۱۰۲، اس مسئلہ کی تفصیل عقد الدرر فی اخبار المہدی

المستتر، یوسف بن یحییٰ مقدسی سلمی ۲۹۹، ۳۸۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔



## توجہ طلب

مترجم کہتا ہے کہ ابن صیاد میں دجال کی علامات کے سبب نبی کریم ﷺ کو کچھ پریشانی سی محسوس ہوئی، ورنہ آپ ﷺ یقیناً اس کے بارے جانتے تھے کہ وہ کون ہے اور اس کے باپ، قبیلہ اور علاقہ کا کیا نام ہے چونکہ اس کے نکلنے کا وقت زمانہ آخر ہے اس لئے صحابہ کرام کو تردد ہوا کہ یہ وہی ہے یا نہیں تو ابن حجر کی بات رہنمائی میں کافی ہے کہ وہ ابن صیاد شیطان تھا اور دجال جزیرہ میں تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دجال ہی آپ ﷺ کے پاس آیا ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس جزیرہ میں بند کر دیا ہو، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قسم کھانا کوئی معمولی عمل نہیں ہے اس لئے اگر ہم یہ یقین کر لیں تو شک کی بات نہیں صحابہ اپنی رائے سے کچھ نہ کہا کرتے تھے ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب اس نے زمانہ آخری میں نکلنا ہے تو اس وقت اس کا وجود ناقابل تسلیم ہے، جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس پر قادر ہے کہ اس وقت اسے پیدا کر کے زمانہ آخری میں ظاہر فرمائے۔ نیز اس ساری گفتگو سے نفسی علم غیب پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ احادیث سے ظاہر آپ ﷺ کے علم شریف پر بھی شواہد موجود ہیں، مؤلف نے مختلف اقوال کو نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس سے مؤلف یا مترجم کوئی ایسی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں جس سے کسی کو گستاخی کا موقع مل سکے اس لئے کوئی اپنی خباثت کو ظاہر کرنے کی ہرگز جرئت نہ کرے۔ مترجم محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

## دجال جزیرہ میں

ہمارے لئے احادیث کی کتب ایک عجیب مقابلہ کو روایت کرتی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے درمیان جو سمندر میں راستہ بھول

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

گئے اور دجال اور اس کی معاون جاسہ کے درمیان ہوا (اس کا نام جاسہ اس لئے ہے کہ یہ دجال کے لئے جسوسی کرتی تھی اور خبریں دجال کے پاس لاتی تھی، چاہئے یہ کہ ہم ان میں سے کسی ایک سے یہ واقعہ سماعت فرمائیں جن کو یہ آ مناسا منا ہوا اور وہ جلیل صحابی سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ ہمارے لئے اس حادثہ کو بیان فرماتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ آپ نے فرمایا: میں مسجد کی طرف گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی، (یعنی مردوں کے بعد پہلی صف) تو جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا فرمالیا: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا:

لَيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَذَرُونَ لِمَا جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَمِيْمَا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافِقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ:

حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ، لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ.

فَقَالُوا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟

فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَاسَةُ

فَقَالُوا: وَمَا أَنْتَ؟

Click For More Books



قَالَتْ : أَيُّهَا الْقَوْمُ ، انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ .

قَالَ : لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً .

## مُحَاوَرَةٌ مَعَ الدَّجَّالِ :

قَالَ تَسْمِيْمٌ ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَأَنْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ .

قُلْنَا : وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ؟

قَالَ : قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ ؟

قَالُوا : نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفَنَا الْبَحْرُ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ، ثُمَّ أَرْقَانَا إِلَى جَزِيرَتِكَ .

فَقَالَ : أَخْبِرُونِي نَحْلُ بَيْسَانَ ؟

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟

قَالَ : أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُشْمِرُ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُشْمِرَ .

قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ بَحِيرَةِ الطَّبْرِيةِ .

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟

قَالَ : هَلْ فِيهَا مَاءٌ ؟

قَالُوا : هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءِ .

قَالَ : أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ .

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعْرَ.

قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ؟

قَالَ : هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ.

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا.

قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ ؟

قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَزَلَ بِشَرْبِ (الْمَدِينَةِ)

قَالَ : أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟

فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ.

قَالَ لَهُمْ : قَدْ كَانَ ذَلِكَ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ .

قَالَ : أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ.

## الدَّجَّالُ يُفْصِحُ عَنْ شَخْصِيَّتِهِ

قَالَ تَمِيمٌ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا: إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ عَنِّي إِنِّي

أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي

الْأَرْضِ فَلَأَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِيعَةَ فَهُمَا

مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا

اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَاحًا يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنْ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ

مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا.

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہر ایک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے، پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں نہ ڈرانے کے لئے جمع کیا نہ رغبت دلانے کے لئے، لیکن تمہیں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی آدمی تھا، یہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام لے آیا اور مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے سناتا تھا:

☆ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے تیس آدمی اور آپ کے ساتھ تھے ان سے سمندری موجوں نے انہیں سمندر کے اندر ایک ماہ کھیل بنائے رکھا، پھر وہ ایک جزیرہ پر کنارے لگ گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کا وقت تھا تو وہ چھوٹی کشتی (۱) میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے تو انہیں ایک جانور گاڑے اور کثیر بالوں والا ملا کہ اس کی آگے اور پیچھے کی جگہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے نہ معلوم ہوتی تھی،

تو انہوں نے کہا: تیرا براہو تو کیا ہے؟

اس نے کہا: میں جسامہ ہوں۔

انہوں نے کہا: جسامہ کیا ہوتا ہے؟

اس نے کہا: اے لوگو! اس شخص کی طرف چلو جو کٹیا میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبر کی بڑی آرزوئیں رکھتا ہے۔

(۱) اقرب: ایک چھوٹی کشتی ہے جو بڑے جہاز کے ساتھ ہوتی ہے، اسے جہاز کے سوار اپنی

حاجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد کشتی کا پچھلا حصہ اور جواترے کے لئے اس کے قریب ہو ہے، (شرح مسلم ۱۸/۲۹۵)

فرمایا: جب اس نے ہم میں سے کسی کا نام لیا تو ہم اس سے الگ ہو گئے کہ

شاید شیطان ہو۔

## دجال کے ساتھ مکالمہ:

تمیم داری نے کہا: رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم تیزی سے چلے حتیٰ کہ ہم کثیا میں داخل ہوئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا ہم نے اس سے پہلے ایسی تخلیق والا کبھی نہیں دیکھا تھا، زبردست کس کے بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر زانوؤں کے درمیان ٹخنوں کی طرف لوہے کے ساتھ باندھ دئے گئے تھے۔

تو ہم نے کہا: تیرا برا ہوا تو کیا ہے؟

اس نے کہا: تم میری خبر پر قادر ہو گئے ہو مجھے یہ بتاؤ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں ہم ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندر میں جب جوش آیا تو اس نے ہم سے اچانک ملاقات کی ایک ماہ موجیں ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہم تیرے اس جزیرہ پر کنارے آ گئے۔

تو اس نے کہا: مجھے نخل بیسان کی خبر دو؟ (۱)

تو ہم نے کہا: اس کی کس بات کی تو خبر چاہتا ہے؟

اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتی ہیں؟

ہم نے اسے کہا: ہاں

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں گی۔

اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟

ہم نے کہا: اس کی کوئی خبر تجھے دیں؟

اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟

Click For More Books

(۱) بیسان اردن اور فلسطین کے درمیان ملک ہے، مراصد الاطلاع ۲۳/۱



انہوں نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے۔

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔

اس نے کہا: مجھے عین زغر کی متعلق خبر دو (۱)

انہوں نے کہا: اس کے کس حال کی خبر دیں؟

اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا اس کے رہنے والے چشمہ

کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟

ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور اسکے پاس اس

کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کی خبر دو، اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا: اس کا ظہور مکہ سے ہوا اور وہ یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہیں

اس نے کہا: کیا عرب آپ سے جھگڑتے ہیں؟

ہم نے کہا: ہاں جھگڑتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ نے ان سے کیا سلوک کیا؟ تو ہم نے اسے خبر دی کہ

آپ جو اپنے قریب والے عربوں پر غالب آگئے، تو انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی۔

وہ بولا: اس طرح ہو چکا؟

ہم نے کہا: ہاں

وہ بولا: خبردار بے شک ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔

(۱) یہ ایک شام کے بلند مقامات میں سے جگہ کا نام ہے، مراصد الاطلاع، ۲/ ۶۶۷۔

تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دجال کہاں سے نکلے گا؟

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



میں تم سے بیان کرتا ہوں سچے تصدیق کئے گئے اللہ کے رسول ﷺ سے کہ:  
إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَالَ مَسِيحُ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فِي  
زَمَنِ اخْتِلَافِ النَّاسِ وَفِرْقَةٍ فَيُلْغِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُلْغِ مِنَ الْأَرْضِ فِي  
أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللَّهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا (مَرَّتَيْنِ) وَيَنْزِلُ  
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيُؤْمِنُهُمْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
حَمِدَهُ قَتَلَ اللَّهُ الدَّجَالَ وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ.

بیشک کانادجال گمراہی کا مسیح مشرق کی طرف سے لوگوں میں اختلاف اور  
فرقہ بازی کے وقت نکلے گا، تو وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین میں وہاں چالیس دنوں  
میں پہنچے گا ان کی مقدار اللہ جانتا ہے، ان کی مقدار اللہ جانتا ہے (دو بار) اور عیسیٰ ابن  
مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے تو جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں  
گے: سمع اللہ لمن حمدہ: اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کر دے گا اور مؤمنوں کو غلبہ دے گا (۱)  
☆ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الدَّجَالَ لَيَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ  
أَفْوَاجُ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ (۲)

بیشک دجال مشرق میں ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے اس  
کے پیچھے ایسی فوجیں ہوں گی جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

(۱) صحیح ابن حبان (الاحسان ۸/۲۸۶، نمبر ۶۷۷۳) ابن حبان نے اس حدیث میں جو لفظ  
فیؤمہم کے بارے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ انہیں امامت کا حکم دیں گے کیونکہ اہل عرب فعل کو آمر  
کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسا کہ اسے فاعل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

(۲) ابن ماجہ، کتاب الفتن ۲۰۷، نمبر پر روایت کیا: ترمذی ۲۲۳۷: احمد نے ۱/۷: حاکم

نے مستدرک میں ۳/۵۲۷: اسے صحیح کہا اور اس کا قرار ذہبی نے کیا قرطبی نے تذکرہ میں ۲/۷۳۷: ابن  
ابی شیبہ نے مصنف میں ۳۷۹۹، ۳۷۵۰۰ نمبر پر ابو بکر صدیق سے موقوف اور مرفوع روایت کی۔

Click For More Books



## دجال کب نکلے گا؟

دجال کے نکلنے کا وقت اس کے نکلنے کی جگہ کی پہچان سے زیادہ برکت والا نہیں بلکہ بہت زیادہ اس میں پوشیدگی ہے۔

☆ راشد ابن سعد سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

لَمَّا فَتَحَتْ أَصْطَخَرُ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ ،  
قَالَ : فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ فَقَالَ : لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

لَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ وَحَتَّى تَتْرُكَ  
الْأَائِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ (۱)

جب اصطخر (ایک علاقہ کا نام) فتح ہوا تو اچانک ایک منادی ندا دے رہا تھا:  
خبردار! بیشک دجال نکل چکا، فرمایا: تو انہیں صعب بن جثامہ ملا تو اس نے کہا: ا کروہ  
بات نہ ہوتی جو تم کہتے ہو تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ ارشاد  
فرما رہے تھے:

دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے، یہاں تک امام  
حضرات مہروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

## دجال کے خروج کی وجہ

مجھے اس باری یہ ہی کافی ہے کہ تو امتا جان لے دجال کا نکلنا قیامت کے  
قرب کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کے نکلنے کا سبب وارو ہوگا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر  
دی جو اس کا نکلنے کا سبب ہے اور وہ خبر حدیث حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ آپ

(۱) مسند احمد ۲/۷۲: ۱، مجمع بیہقی ۱/۳۳۸، اور فی ما یلای: اسے عبداللہ بن احمد نے بقیہ کی روایت

نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ غَضَبَةٍ يَغْضِبُهَا.

بلا شک دجال ایسے غضب و غصہ سے نکلے گا جو صرف وہی کرے گا (۱)

## دجال سے فرار

دجال ایسے ایسے شعبدوں اور حیلوں کے کرنے کی قوت رکھے گا جس سے وہ لوگوں کی عقل اور ان کا دین چھین لے گا، اس لئے کہ لوگ مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہوں گے، جو اس پر وہ متوجہ ہو گا وہ اس پر تعجب کرے گا جو وہ کرے گا اور اس سے ڈر کر بھاگے گا۔

☆ سیدنا جابر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: مجھ سے ام شریک نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے:

لَيَفِرُّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ .

قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟

قَالَ : هُمْ قَلِيلٌ (۲)

یقیناً لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔

ام شریک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

(۱) یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور یہ حدیث تفصیل سے گزر چکی ہے۔

(۲) مسلم، کتاب القنن ۱۲۳، ۲۹۳۴، ترمذی کتاب النبا ۳۰۳۰، مسند احمد ۶/۴۶۲؛

نبی کریم ﷺ اسے ابھارتے تھے جو مسلمان دجاں کے بارے میں سنے کہ وہ اس سے بچے تاکہ اس کے شبہوں سے دور ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں یقین ہو، مگر اس کے دین میں کمزوری ہو، تو اسے اس کا سامنا کرنا پڑے تو وہ نہ ٹھہرے اس کی اتباع کرنے سے کیونکہ اس کے ساتھ شبہات ہوں گے۔

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

مَنْ سَمِعَ بِالذَّجَالِ فَلْيَنَاعَهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (۱) وَفِي رِوَايَةٍ ؛ فَيَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ .

جو کوئی دجال کی خبر سنے تو اسے اس سے دور ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم بیشک وہ کسی آدمی کے پاس آئے گا اور وہ اسے مومن سمجھتا ہوگا تو اس کی اتباع کرے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے کچھ شبہات کے ساتھ بھیجا جائے گا: ایک روایت میں ہے: وہ سمجھے گا کہ وہ سچا ہے اس کی وجہ اس کے ساتھ شبہات ہونگے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا اس کی نادر بات یہ ہے کہ ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ نکلے تو ہم اسے پتھروں سے ماریں، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہہ رہے ہو، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم اسے بابل میں سنو تو تم میں سے کوئی ایک اس کے پاس آئے اور حال یہ ہوگا کہ وہ اس کے سامنے تیز چلنے کی وجہ سے پاؤں گھس جانے کی شکایت کرتا ہوگا (۲)

(۱) کتاب الملاحم میں ابوداؤد کے نزدیک صحیح ہے ۴۳۱۹؛ احمد ۴/۴۳۱؛ مستدرک حاکم،

کتاب الملاحم ۵۳/۲؛ دولابی ۱/۱۰۰؛ نعیمی ۱۰/۱۱۹؛ ابن ابی شیبہ ۱۰/۱۱۹

(۲) ابن ابی شیبہ نے اسے مصنف میں روایت کیا نمبر ۲۷۵۱۷۔



## فِتْنَةُ عَظْمَى

بلا شک و جال کا فتنہ بے قید تمام فتنوں سے عظیم تر ہے، کیونکہ اس کے ساتھ بہت سارے وہ شبہات ہیں جن سے وہ بندوں کو گمراہ کرے گا یہ ہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ڈرایا کرتے تھے:

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدُّجَالِ (۱)

وَفِي لَفْظٍ..... فِتْنَةُ أَعْظَمَ مِنَ الدُّجَالِ (۲)

تخلیق آدم سے تا قیام قیامت دجال سے بڑی مخلوق کوئی نہیں ایک روایت کے لفظ یوں ہیں..... کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں۔

☆ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

دجال کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ہمیں فرمایا:

لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ، وَلَنْ يَنْجُو أَحَدٌ

مَرَحًا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا

كَبِيرَةً إِلَّا فِتْنَةُ الدُّجَالِ. (۳)

(۱) مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی ۱۲۶/۱: ۴۹۴۶؛ احمد نے ۱۹/۳ میں؛ مصنف ابن

ابی شیبہ، کتاب الفتن ب/۲، ذکر الدجال ۳۷۷: ۳۷۸؛ حاکم ۲/۳: ۵۲۸؛ طبقات ابن ابی سعد ۲۸۳۸۔

(۲) احمد نے اپنی مسند میں ۱۹/۳ روایت کیا۔

(۳) مسند احمد ۵/۳۸۹؛ صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸؛ اس کی اسناد صحیح ہے، ابن ابی شیبہ

۳۷۹۰ نے حذیفہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

تم میں سے بعض کا فتنہ یقیناً دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک ہے، کوئی شخص ہرگز نجات نہ پائے گا اس سے جو اس فتنہ سے پہلے ہے مگر وہ اس سے نجات پائیگا اور کوئی فتنہ چھوٹا اور بڑا پیدا نہیں کیا گیا جب سے دنیا بنائی گئی سوائے فتنہ دجال کے۔

## انبیاء دجال سے ڈراتے رہے

چونکہ دجال کا بہت بڑا اثر تھا لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان پر شبہ ڈالنے میں اسلئے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے مسلسل اس سے لوگوں کو ڈرایا، حتیٰ کہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔

یہ بات سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:  
نبی کریم ﷺ نے فرماتے تھے:

مَا بَعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابِ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ.

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانہ ہے اور بلا شک تمہارا رب کانہ نہیں ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے (۱)

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:  
رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی شان ایسی کی جیسا کہ اس کی شایان شان ہے پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا، تو فرمایا:  
إِنِّي لَأَنْذِرُ كُفْرَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

پیشک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، ہر نبی اپنی قوم کو اس سے ڈراتا رہا ہے یقیناً نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی تم جان لو کہ وہ کاٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کاٹا نہیں ہے (۱)

## دجال کے پھلک

دجال کے پیچھے لگنے والے کمزور ایمان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہوگی ان کی آنکھیں جو کچھ وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں گے اس کی وجہ سے حیران ہوں گی، نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ دجال کے پیچھے لگنے والے ہر طرح کے شر والے ہر فتنہ کے پیچھے چل پڑنے والے اکثر یہودی ہوں گے اور عورتیں ہوں گی کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں کمزوری اور شہوتوں کی محبت ہوتی ہے، اور منافق مرد اور عورتیں ہوں گے جو اس وقت اس کی طرف نکلیں گے جب وہ مدینہ میں وارد ہوگا (اس کا مدینہ منورہ میں داخلہ منع ہے اس پر اسے قدرت ہی نہیں اس لئے اس ورود سے مراد اس کا مدینہ شریف کے نزدیک سے گزرنا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

یہودی:

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ اَصْبَهَانٍ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّبَالِسَةُ (۱)  
اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار دجال کی اتباع کریں گے، ان کے

(۱) متفق علیہ: بخاری کتاب الجہاد ۳۰۵۷؛ مسلم کتاب الفتن ب/۱۹، ۱۶۵؛ ابن حبان،

الا حسان ۲۷۳/۸۔

(۱) صحیح مسلم ۳۹۳۲؛ ابن حبان، الا حسان ۲۸۲/۸؛ ابن عساکر، مختصر تاریخ ۱۰۰/۲۔

مسند ابویعلیٰ الموصلی ۶/۶۳۹، ۳۲۹۲۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اوپر ایک خاص قسم کی چادریں ہوں گی جن کو طیالہ کہا جاتا ہے۔

✽ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَهْبِطُ الدَّجَالُ مِنْ كَوْزٍ وَكَرْمَانٍ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ  
الطِّيَالِسَةُ وَيَتَعَلُّونَ الشُّعْرَ كَانَ وَجُوهُهُمْ مَجَّانٌ مُطْرَقَةٌ (۱)

دجال کوز (۲) اور کرمان (۳) کے درمیان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی  
ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر طیالیسی چادریں چوٹی، اور ان کے جوتے بالوں کے  
ہوں گے، ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

✽ سیدنا ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَالِ الْيَهُودُ وَأَوْلَادُ الْمُؤْمِسَاتِ (۴)  
دجال کے اکثر پیروکار یہودی اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوں گی۔

✽ اور عورتوں کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ الدَّجَالُ فِي هَذِهِ السُّبْحَةِ بِمَرْقَنَةٍ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ  
إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأَخِيهِ وَ  
عَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ

(۱) احمد نے اس روایت کیا، الفتح الربانی ۳/۷۳؛ مسند ابو یعلیٰ موصلی، ہزار، اس کے

رجال ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۷/۳۵۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ موقوفاً، ۱/۳۷۵۔

(۲) ایک بہت بڑی بستی جو تبریز کے نواح میں ہے اس کے اور ارمیہ کے درمیان بحیرہ ارمیہ

(۳) ایک مشہور ریاست ہے شہروں والی آبادی والی ہے فارس، سکران اور بختان کے

درمیان وسیع آبادیاں ہیں اور یہ علاقہ بہت زیادہ کھجوروں اور کھیتوں والا ہے، مراصد الاطلاع ۳/۱۱۶۰۔

(۴) احمد نے اس روایت کیا، الفتح الربانی ۳/۷۳ میں ہے؛ انہوں نے اسے طبرانی

Click For More Books

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ شِيعَتَهُ..... (١)

دجال اس نمکین دلدلی زمین میں وحشی گائیوں کے گزرگاہ سے گزرے گا اس کے ساتھ نکلنے والوں کے اکثریت عورتیں ہوں گی حتیٰ کہ مرد اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کی طرف لوٹ کر آئے گا تا کہ انہیں رسی کے ساتھ اس ڈر سے باندھ دے کہ یہ نکل کر دجال کی طرف (نہ) جائیں، پھر اللہ تعالیٰ اس پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا تو وہ (اسے) اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے.....

✽ **منافقوں کے بارے میں سیدنا جابرؓ سے روایت ہے، فرمایا:**

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يَغْمُ الْأَرْضَ الْمَدِينَةُ إِذَا خَرَجَ الدُّجَالُ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ رُجِفَتِ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ وَاکْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَذَلِكَ يَوْمُ التَّخْلِصِ وَذَلِكَ يَوْمُ تَنْفِي الْمَدِينَةِ الْخُبِّ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خُبُّ الْحَدِيدِ يَكُونُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌّ وَسَيْفٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمین مدینہ ہے جب دجال نکلے گا مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا دجال اس میں داخل نہ ہوگا، تو جب ایسا ہوگا تو مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہیں گے مگر اس کی طرف نکل آئیں گے، جو اس کے پاس نکل کر آئیں گے، ان میں سے اکثر عورتیں ہوں گی، یہ چھٹکارے کا دن ہوگا، یہ ہی وہ دن ہوگا جس دن مدینہ اپنے نبی کو ایسے نکال باہر پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اتار پھینکتی ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر شخص پر ایک چادر لحاف کی قسم کی اور ایک تلوار

ہوگی۔ (۱)

احادیث میں مذکور ہے کہ اس وقت کچھ لوگ ہوں گے جو دجال کے ساتھ شخصی منفعت کے لئے چلیں گے جیسا کہ بعض لوگ سرکش اور فسادی لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن سب کو عذاب پہنچے گا ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبید بن عمیر سے مرفوعاً روایت کی فرمایا:

أَيُّضَحِبْنَ الدَّجَالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ: إِنَّا لَا مُصْحَبَهُ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ وَلَنَّا إِنَّمَا نَصْحَبُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللَّهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

ایک قوم دجال کی ساتھی ہوگی وہ کہیں گے، بیشک ہم اس کے ساتھ ہیں اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھ صرف اس لئے ہیں تاکہ کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں، تو جو نبی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا ان سب پر نازل ہوگا۔



(۱) سند احمد ۶۷/۲؛ طبرانی ۱۲/۳۰۷؛ بیہقی نے مجمع میں ذکر کیا، اور فرمایا: اس کی رجال صحیح

کے رجال ہیں؛ ابن کثیر نے نہیں لکھا اور کہا اس میں اسناد مفرد ہے اس کی اسناد جید ہے؛



## پہلا دروازہ

جسے دجال کھٹکھٹائے گا

✽ سیدنا ابو صادق علیہ السلام سے روایت ہے، فرمایا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

پیشک میں جانتا ہوں کہ وہ کون سے گھر والے ہیں جن کا دروازہ دجال سب

سے پہلے کھٹکھٹائے گا تم اہل کوفہ (۱)

## گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں دجال کی صفات بیان کرنے کا

اجتمام فرمایا حتیٰ کہ مسلمان اس سے ڈرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ پر اس سلسلہ

میں تاکید اور بیان میں بہت زیادہ کثرت فرمائی گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہوا ہے لوگ

بغیر خفاء کے جانیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بیان کر دیں۔

بِسَانِهِ قِطَطٌ (کَثِيرٌ جَعْوَدَةُ الشَّعْرِ) كَثِيرُ الشَّعْرِ تَكَانُ رَأْسُهُ غُصْنَةُ

شَجَرَةٍ أَقْمَرُ أَهْجَانٍ (أَي شَدِيدُ الْبَيَاضِ) أَغَوْرٌ، مَطْمُوشٌ الْعَيْنِ كَانَهَا

عَيْنُهُ طَافِيَةٌ وَعَيْنُهُ كَزُجَاجَةٍ خَضِرَاءَ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، عَرِيضُ الْمَنْخَرِ،

جَسِيمٌ (كَثِيرُ الْجِسْمِ) قَصِيرٌ، أَحْمَرٌ، أَفْحَجُ (مُتَبَاعِدٌ بَيْنَ رِجْلَيْهِ) يَهُودِيٌّ

عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ، وَقَدْ جَاءَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا فِي أَحَادِيثَ صَحِيحَةٍ

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۳۹؛ طبرانی جیسا کہ مجمع الزوائد ۷/۳۵۴ میں ہے: اس

کے رجال ثقہ ہیں اس میں انقطاع ہے، پیشک آپ نے یہ بات اس لئے کہی کہ ان کوفیوں اور  
حادثات کے معلوم کرنے میں بہت زیادہ محبت تھی۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

يَطْوُلُ ذِكْرَهَا غَيْرَ أَنِّي أَقْتَصِرُ عَلَى ذِكْرِ أَجْمَعِهَا وَأَشْمَلِهَا:

کہ وہ سخت گھنگریالے، چھوٹے اور بہت زیادہ بالوں والا ہوگا، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہوگا، سخت سفید رنگ، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا، گویا کہ وہ بھسا ہوا انگور کا دانہ ہے، اور اس کی (جو درست آنکھ ہوگی) وہ سبز رنگ کے شیشے کی طرح ہوگی، بال اڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے، چوڑے نتھنوں، بڑے جسم، چھوٹے قد، سرخ رنگ، دونوں پاؤں کے درمیان دوری والا، یہودی، پانچھ اس کی اولاد نہ ہوگی، ان تمام صفات کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے، ان کا ذکر لمبا ہوتا تھا، مگر میں ان میں سے جو جامع اور زیادہ اس کی صفات پر مشتمل تھی، اس پر اقتصار کرتا ہوں۔

❖ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي قَدْ خَلَقْتُكُمْ عَنِ الدُّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدُّجَالَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَغَوْرٌ مَطْمُوسٌ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِنَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أَلَيْسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَغَوْرٍ. (۱)

میں نے بیشک دجال کے بارے تم سے بیان کیا ہے حتیٰ کہ میں ڈرا کہ تم نہ سمجھو گے بیشک دجال کوتاہ قد، بہت زیادہ گھنگریالے بالوں والا، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا۔ بے نشان، نہا بھری ہوئی اور تھنسی ہوئی، تو اگر وہ تم پر مشتبہ ہو تو بلا شک تمہارا رب کانا نہیں ہے،

❖ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

(۱) کتاب الملل، ابوداؤد ۴۳۲۰؛ مسند احمد ۵/۳۲۳؛ ابوبکر آجری، کتاب الشریعہ میں ص

۳۷۵؛ ابن ابی عاصم، السنۃ میں ۱/۱۸۶؛ البانی نے کہا اس کی سند جید ہے۔

❖ حدیث شریف میں ناتنۃ لفظ ہے، اس کا معنی ترجمہ میں ہو گیا مزید تحقیق یہ ہے کہ خطاب

نے کہا: ناتنۃ وہ چیز ہے جو جھنس جائے اور اس کی جگہ گہری، پتھر کی طرح باقی رہ جائے، مطلب یہ ہوا کہ

اس کی آنکھ اپنی جگہ کو روکنے والی اور مٹی ہوئی ہے نہ بھری ہوئی اور تھنسی ہوئی، یعنی اس کی آنکھ کی

جگہ نہ ہوگی، وہاں اس کا نشان بھی ہوگا جیسا کہ آنکھ ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے (معالم السنن ۲/۳۳۶)

Click For More Books



..... اس روایت میں ہے:..... پھر میں نے توجہ شروع کی تو وہ جسم آدمی، سرخ رنگ گنگریا لے بالوں والا کافی آنکھ والا جیسے کہ اس کی آنکھ انگور کا پھوٹا ہوا دانہ ہو (۱)

✽ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے:.....  
أَمَّا مَسِيحُ الضَّلَالَةِ فَإِنَّهُ أُغْوِرُ الْعَيْنِ أَجْلَى الْجَبْهَةِ عَرِيضُ الْمَنْحَرِ فِيهِ انْدِفَاءٌ مِثْلُ قُطْنِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى..... (۲)  
البتہ گمراہی کا مسیح کافی آنکھ والا، بال جھڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے والا، چوڑے سینے والا، اس میں قطن بن عبد العزی کی طرح میلان ہے۔

✽ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:  
اس کی دونوں آنکھیں ایسے ہوں گی جیسے سبز رنگ کا شیشہ ہو..... (۳)  
✽ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

..... الدَّجَالُ أُغْوِرُ جَعْدٌ هِجَانٌ أَقْمَرُ كَأَنَّ رَأْسَهُ غُصْنَةُ شَجَرَةٍ.....  
دجال کا نا، گنگریا لے بالوں والا، سخت سفید رنگ، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہے (۴)

(۱) بخاری شریف، کتاب الفتن ب/ ۲۶، ۷۱۸: الانبیاء، ۳۳۳۱: مسلم، کتاب الایمان ب/ ۷۵، ۷۷، ۷۸۔

(۲) مسند احمد ۲/ ۲۹۱: حلیسی، ۲۵۳۲: بیہقی نے مجمع ۷/ ۳۳۹ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی مسعودی ہے اسے خلط ملط ہو گیا تھا، میں کہتا ہوں: اس کے شواہد قلحان بن عاصم کی حدیث سے ہیں اس کی روایت مسند ابن ابی شیبہ میں ۳۷۵۸ ہے: طبرانی ۱۸/ ۳۳۵: بیہقی نے اسے مجمع میں ۷/ ۳۵۱ بزار کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۳) احمد نے اسے ۵/ ۱۲۳، ۱۲۴ میں روایت کیا: ابن حبان، الاحسان ۷/ ۶۷۵: ابونعیم، اخبار اصنہان ۱/ ۲۹۵: حلیۃ الاولیاء ۴/ ۳۶۳: اس کی سند صحیح ہے اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

(۴) مسند احمد ۷/ ۳۳۳: ابن حبان، الاحسان ۷/ ۶۷۵۔

Click For More Books



## اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟

اللہ تعالیٰ ﷻ نے دجال کو کئی نشانیوں سے خاص کر دیا جس سے وہ پہچانا جائے گا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والوں کی طرف سے، اور نبی کریم ﷺ نے اسے کئی حدیثوں میں بیان فرمایا، کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ”کافر“، اسے سوائے اس کے کوئی نہیں پڑھ سکے گا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر خلوص سے ایمان رکھتا ہو گا اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہو گا، اس بارے میں بہت ساری احادیث ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

✽ جو سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَا بَعَثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ۔  
کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانہ ہے اور بلا شک تمہارا رب کانہ نہیں ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے (۲)

✽ عمر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہیں نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے خبر دی:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ؛ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ ﷻ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ۔

Click For More Books

(۲) متفق علیہ: بخاری نے ۷۱۳۱؛ مسلم نے ۱۰۱/۲۹۳۳؛ احمد ۱۰۳/۱۰۲؛ ترمذی، کتاب

کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن لوگوں کو اس حال میں فرمایا کہ آپ انہیں دجال کے فتنہ سے ڈرا رہے تھے؛ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا حتیٰ کہ مر جائے اور بلا شک اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ (۱)

## حقیقت اور مجاز میں نشان

جو علماء گزشتہ احادیث کی تشریح کے درپے ہوئے انہوں نے اختلاف کیا یہ مذکورہ گفتگو حقیقت ہے یا مجاز یا اس کے حال کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے، اور وہ یہ کہ جو بھی اس کی طرح رب ہونے یا الہ ہونے کا دعویٰ کرے گا جبکہ اس کے نزدیک یہ سب کچھ معروف و مشہور ہوگا تو وہ کافر ہے، صحیح بات وہ ہے جس پر علماء ہیں کہ (اس کے ماتھے پر کافر لکھا ہونا) حقیقت ہے۔ اور اس میں امام نووی فرماتے ہیں: صحیح وہ جس پر محقق حضرات ہیں کہ یہ لکھا ہونا اپنے ظاہر پر ہے اور وہ حقیقۃً کتابت ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے تمام کفر، جھوٹ اور باطل ہونے کی قطعی علامات میں سے نشانی و علامت بنایا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر مسلمان کا تب و غیر کا تب کے لئے ظاہر فرمائے گا اور جس کی شقاوت و فتنہ کا ارادہ فرمائے گا اس سے پوشیدہ رکھے گا، یہ کوئی محال نہیں ہے، قاضی نے اس میں اختلاف ذکر کیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے کہ یہ لکھائی حقیقتاً ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے یہ مجاز ہے اور اس کے خروج کی نشانیوں کی طرف اشارہ ہے اور دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا یہ قول پیش کرتے ہیں یَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كِتَابٍ وَغَيْرُ كِتَابٍ کہ ہر مؤمن کا تب و غیر کا تب اسے پڑھے گا اور یہ کمزور مذہب ہے۔..... (۲)

(۱) اسے احمد نے روایت کیا لفظ اسی کے ہیں ۳۳۳/۵: مسلم ۱۶۹، ۲۹۳۱: ترمذی کتاب النسخ

۲۲۲۵ (۲) شرح مسلم نووی ۲۷۶، ۲۷۵/۱۸: ابن حجر نے الفتح الربانی میں اسے نقل کیا ہے ۱۷۷/۱۰۔



## انپڑھ لفظ (کافر) پڑھے گا؟

ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ہر مومن اس لفظ کو پڑھ سکے گا جسے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس دجال کے چہرے پر لکھ دیا، بعض حضرات ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ انپڑھ اور جاہل اس لفظ کی کیسے تمیز کرے گا جبکہ وہ پڑھنا یا لکھنا جانتا ہی نہیں؟

اس کا جواب ہمیں امام قاضی ابوبکر بن العربی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ارشاد (ہر مومن کاتب و غیر کاتب اسے پڑھے گا) حقیقت میں خبر ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لئے سمجھ اور شعور کو اس کی آنکھ میں پیدا کر دے گا جیسے چاہے گا اور جب چاہے گا تو مومن اسے بصارت نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھے گا اگرچہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو، کافر اسے نہیں دیکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن کے لئے دلیلیں پیدا کر دے گا اس کی بصیرت کی آنکھ میں اور کافر نہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ مومن کے لئے ادراک پیدا کرے گا سیکھنا نہیں کیونکہ یہ اس وقت عادات کے خلاف امور ظاہر ہونگے..... (۱)

اللہ عزوجل کی حکمت کا یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو اس دجال کے ذریعے آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وسائل و اسلحہ کی قدرت دے جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کو دھوکہ دے تاکہ مومنوں کا ایمان زیادہ ہو اور منافق و کافر ہلاک ہو جائیں۔

فتنے: یہ ہیں (۱) کہ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔

(۲) وہ ایک شخص کے بارے حکم دے گا تو اسے کاٹ کر دو کر دیا جائے گا پھر

Click For More Books

(۱) ابن جریر نے اسے اللع الباری ۱۳/۷۰ میں نقل کیا۔



وہ اسے پکارے گا تو وہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوگا۔

(۳) اس کے ساتھ روٹیوں اور کھانے کے پہاڑ ہوں گے۔

(۴) دونہریں ہونگی ایک پانی کی اور دوسری میں آگ شعلہ زن ہوگی۔

(۵) زمین کے حرانے اس کے پیچھے چلیں گے۔

(۶) ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس پر ایمان نہ لائیں گے تو یہ ان

کی کھیت اور مویشی ہلاک کر دے گا وغیرہ جو کچھ صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے جس میں سے کچھ میں ذکر کروں گا۔

✽ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا أَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ: أَحَدُهُمَا رَأَى

الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضٌ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنِ نَارٌ تَأْجَجُ فِيمَا أَدْرَكَنَّ أَحَدُ فَلَيَاتِ

النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلَيَغْمِضُ ثُمَّ لِيُطَاطِي رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ

بِمَارِدٌ..... (۱)

میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دونہریں جاری ہونگی:

ایک ان میں سے آنکھوں کے دیکھنے میں سفید پانی ہوگا اور دوسری جسے آنکھ بھڑکتی

ہوئی آگ کی طرح دیکھے گی، تو اگر کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے کہ وہ آئے اس نہر

کے پاس جسے وہ آگ دیکھتا ہے اور وہ اس میں چھپ جائے پھر وہ اپنا سر جھکائے گا تو

وہ اس سے پئے گا اور وہ ٹھنڈا ہوگا.....

✽ سیدنا جنادہ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے وہ کسی صحابی

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

(۱) مسلم نے اسے کتاب الفتن میں ۱۰۵/۲۹۳۲ روایت کیا؛ مستدرک ۵/۳۸۶، ۳۰۵؛

ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸۲، ۶۷۱؛ المصنف، ابن ابی شیبہ ۳۷۲، ۳۷۳؛ بغوی شرح السنہ میں ۲۲۳۹۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

.....وَأَنَّهُ يُمَطِّرُ وَلَا يَنْبُثُ شَجَرٌ وَأَنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا  
ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَأَنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ  
خَبِيرٌ وَإِنْ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ..... (۱)

اور ایک یہ کہ وہ بارش برسائے گا اور درخت نہ اگے گا، اسے ایک جان پر  
مسلط کیا جائے گا تو اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اس کے علاوہ کسی اور پر  
اسے مسلط نہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی، ایک نہر اور  
پانی ہوگا ایک روٹیوں کا پہاڑ ہوگا، اس کا باغ آگ اور اس کی آگ باغ ہوگا.....

❖ نو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:-

وَأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ  
السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُثُ فَتَرْوَحَ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ  
ذَرًا وَاسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَآمَدَهُ خَوَاصِرُهُمْ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ  
قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفَ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمَحِلِّينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ  
وَيَمْرُؤٌ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَبْعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ  
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِكًا شَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ  
الْفَرَسِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ..... (۲)

اور یہ کہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو انہیں دعوت دیگا تو وہ اس پر ایمان  
لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش  
برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو اگائے گی، پھر ان پر ان کے مویشی چلیں گے اپنے  
پیدائشی جسم سے زیادہ بڑے ہو کر، ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے ان کی کوکھیں

(۱) اسے احمد نے اپنی سند ۵/۲۳۵ میں روایت کیا: یثیسی نے مجمع الزوائد ۷/۳۳۶ میں ذکر کیا اور فرمایا:

اسے احمد نے روایت کیا اس کی رجال صحیحہ میں ہے (۲) مسلم نے (باقی آگے)

Click For More Books



لمبی ہو جائیں گی پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو وہ ان سے ہٹ جائے گا پھر وہ صبح کے وقت قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ بھی نہ ہوگا اور وہ ویرانے کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں آتی ہیں پھر وہ ایک جوانی سے بھرپور آدمی کو بلا کر تلوار سے مارے گا اسے دو ٹکڑوں میں بڑی پھرتی سے کاٹ دے گا پھر اسے دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرے گا اس کا منہ خوشی سے چمک اٹھے گا وہ ہنسے گا۔

❦ سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

.....وَيَخْرُجُ مَعَهُ (أَيُّ الدُّجَالِ) وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ  
فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْيَىٰ وَأَمِيتٌ وَمَعَهُ  
مَلَكَانِ يَشْبَهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ النَّبِيِّاءِ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَهُمَا وَاسْمَ آبَائِهِمَا لَوْ  
شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَهُمَا سَدَيْتُهُمَا أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ  
فَيَقُولُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَحْيَىٰ وَأَمِيتٌ ؟

فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: كَذَبْتَ، فَلَا يَسْمَعُهُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا صَاحِبُهُ.

وَيَقُولُ الْآخَرُ: صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ.....(۱)

.....دجال کے ساتھ دو وادیاں نکلیں گی ایک باغ اور دوسری آگ ہوگی تو

اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے تو وہ لوگوں سے کہے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دونبیوں

بچھلے صفحہ کا بقیہ) سے روایت کیا، ۱۱۰، ۲۱۳۷: ترمذی ۲۲۳۰: ابن ماجہ ۴۰۷۵: بغوی، شرح السنہ ۴۲۶۱،

۵۵۸۵۔ (۱) احمد نے اسے روایت کیا ۵/۲۲۱: ابن ابی شیبہ ۳۷۷۹: طبرانی کبیر ۶۳۳۵: مجمع میں مذکور

ہے ۳۳۳/۷: اور فرمایا اس کے رجال ثقہ ہیں اور ابن کثیر نے نہایہ ۱/۲۲۱ میں کہا اس کی سند میں کوئی حرج

نہیں ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



کے مشابہ گویا ہوں گے بیشک میں جانتا ہوں ان دونوں کے نام اور ان کے آباء کے نام اگر میں چاہوں کہ ان کے نام بیان کروں تو میں ان کے نام بیان کر دوں، ایک ان میں سے اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوگا تو وہ کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

ان میں سے ایک کہے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو اسے اسکے ساتھ والے فرشتے کے سوالگوں میں سے کوئی نہ سنے گا۔

اور دوسرا کہے گا: تو نے سچ کہا، تو اسے لوگ سنیں گے اور (یہ ہی ہے) وہ (چیز جو) فتنہ ہے.....

## دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟

ابن حزم اور طحاوی وغیرہ جیسے علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور صحیح ابن حبان (۲۸۳/۸) میں ابن حبان کا مذہب بھی یہ ہی ہے: کہ دجال جھوٹ تراشندہ بزور جادو شعبدہ باز طمع ساز ہوگا جو امور اس کے ہاتھ سے مشاہدہ کئے جائیں گے ان

میں سے کسی میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی، بلکہ یہ سب ان علماء کے نزدیک محض خیالات ہوں گے۔

ابو علی جبائی شیخ معتزلہ نے کہا: یہ جائز ہی نہیں کہ ایسی چیز حقیقت ہوتا کہ جادوگر کا شعبدہ نبی ﷺ کے معجزہ کے ساتھ مشتبہ نہ ہو، اس کا نووی اور قاضی عیاض جیسے علماء کی ایک جماعت نے رد کیا ہے،

قاضی عیاض نے کہا: یہ سب کی طرف سے غلط ہے کیونکہ اس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ اس کی تصدیق کی طرح ہو، اس نے تو الوہیت کا دعویٰ کر رہا ہے اور وہ اس کے اپنے دعویٰ میں الوہیت کا جھٹلانے والا ہے کیونکہ

اس کی صورت حال اور اس کا وجود اس کے حادث یعنی مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اس کی صورت کا نقص اور اس کا عاجز ہونا اپنی آنکھ کی عار کو زائل کرنے سے اور اس گواہ کو زائل کرنے سے جو اس کا کافر ہونا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ان دلائل وغیرہ کی وجہ سے اس سے گھٹیا ترین لوگوں کے سوا کوئی آدمی حاجت کے روک دئے جانے کے سبب دھوکہ نہ کھائے گا، فاقہ رکنے کے درست ہونے میں رغبت کا سبب یا اسکی اذیت کا تقیہ اور ڈر ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت عظیم ہوگا جو عقلوں کو دہشت زدہ کرے گا اور سمجھداروں کو باوجودیکہ وہ تیزی سے گزر جائے گا حیران کریگا تو اتنا نہ ٹھہرے گا کہ کمزور لوگ اس حال اور اس کے حادث و نقص کے دلائل میں غور و فکر کریں تو جو اس کی تصدیق کرے گا وہ اس کی تصدیق کرے گا.....؟ (۱)

اسی طرح کی بات چیت نہایت میں ابن کثیر کی اور فتح الباری میں ابن حجر کی

۔



(۱) شرح مسلم ۱۸/۲۷۳، ۲۷۴؛ فتح الباری ۱۳/۱۱۳، ۱۱۱؛ التہذیب، ابن کثیر ۱/۱۳۷۔

## شیاطین اور دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطانوں نے ہمیشہ ہمیشہ سرکشوں نافرمانوں اور گمراہ انسانوں کی مدد کی ہے، جب دجال بہت بڑا فتنہ اور نافرمانوں کا سرغنہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے شیطانوں اور سرکش قسم کے جنوں سے معاون بنائے۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم سے بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے وہ دجال کے مددگاروں سے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ مددگار وہ شیطان ہوں گے جو اونٹوں کی صورتوں اور لوگوں کے ان باپ دادوں اور بیٹوں کی صورتوں میں ہوں گے جو مرچکے ہوں گے تاکہ لوگوں کو اس دجال لعین کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کا وہم ڈالیں۔

اس حدیث میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ بِثَلَاثِ سِنِينَ خُبِسَتِ السَّمَاءُ  
ثُمَّ قَطِرَها وَخُبِسَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ نَبَاتِها فَإِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّانِيَّةُ  
خُبِسَتِ السَّمَاءُ ثَلَاثِي قَطِرَها وَخُبِسَتِ الْأَرْضُ ثَلَاثِي نَبَاتِها فَإِذَا كَانَتِ  
السَّنَةُ الثَّالِثَةُ خُبِسَتِ السَّمَاءُ قَطِرَها كُلُّهُ وَخُبِسَتِ الْأَرْضُ نَبَاتِها كُلُّهُ  
فَلَا يَبْقَى ذُو خَفٍّ وَلَا ظَلْفٍ إِلَّا هَلَكَ فَيَقُولُ الدَّجَالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ  
الْبَادِيَةِ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ إِبْلَكَ ضَخَامًا ضُرُوعُها عِظَامًا أَسْنَمْتُها أَتَعْلَمُ  
أَنِّي رَبُّكَ، فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبْلِهِ فَيَتَّبِعُهُ، وَ  
يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ أَبَاكَ وَابْنَكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ أَهْلِكَ  
أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ، فَيَقُولُ نَعَمْ، فَيَمَثِلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورِهِمْ فَيَتَّبِعُهُ

Click For More Books



ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبَكَى أَهْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَكَرْتَ مِنَ الدُّجَالِ، وَفِي رِوَايَةٍ (لَقَدْ خَلَعْتُ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدُّجَالِ فَوَاللَّهِ إِنْ أَمَّةَ أَهْلِي لَتَعْجُنَ عَجِينَهَا فَمَا تَبْلُغُ حَتَّى تَكَادَ تَفْتُتَ مِنَ الْجُوعِ) وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّا لَنَعْجُنُ عَجِينَتَنَا فَمَا نَخْتَبِرُهَا حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ نَصْنَعُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكْفِي الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَوْمَئِذٍ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ ثُمَّ قَالَ: لَا تَبْكُوا فَإِنْ، يَخْرُجُ الدُّجَالُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُجُهُ وَإِنْ يَخْرُجُ فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (۱)

جب دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ہوں گے تو آسمان بارش سے تہائی حصہ رک جائے گا اور زمین میں اپنی پیداوار سے تہائی رک جائے گی جب دوسرا سال ہوگا تو آسمان دو تہائی بارش سے رک جائے گا اور زمین دو تہائی پیداوار سے رک جائے گی جب تیسرا سال ہوگا آسمان پوری بارش سے رک جائے گا اور زمین پوری پیداوار سے روکی جائے گی تو کوئی کھروں اور قدموں والا باقی نہ رہے گا مگر وہ مرجائے گا تو دجال دیہاتی آدمی کو کہے گا مجھے بتاؤ! اگر تمہارا اونٹ (زندہ کر کے) اٹھا دیا جائے اس حال میں کہ اس کے تھن بڑے اور کوہان عظیم ہو تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں، تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیطان اس کے لئے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کریں گے تو وہ آدمی دجال کے پیچھے لگ جائے گا، اور وہ اس آدمی سے کہے گا تیرا کیا خیال ہے اگر میں تیرے ابو، بیٹے اور جسے تو اپنے اہل سے جانتا ہے زندہ کروں تو کیا تو جانے گا کہ

(۱) مصنف عبدالرزاق کے آخر میں مطبوع معمر ابن راشد کی جامع میں روایت ہے ۱۱/۳۹۱،

۲۰۸۲۱: احمد نے الفتح الربانی ۶۸/۲۳ میں؛ طحاوی نے اپنی مستند میں ۱۶۳۳ میں؛ طبرانی کبیر میں روایت کی؛ بیہقی نے مجمع ۳۲۸/۷ میں اسے ذکر کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے مہر ابن حوشب کے حالانکہ وہ ثقہ ہے۔

میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیاطین ان کی صورت اختیار کریں گے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ وسلم باہر تشریف لے گئے اور گھر والے رونے لگے پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے تو ہم رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: تمہیں کیا چیز رولا تی ہے؟ تو سب نے عرض کیا آپ نے جو دجال کا ذکر کیا، ایک روایت میں ہے (آپ نے تو ہمارے دل نکال دئے ہیں دجال کا ذکر کر کے، اللہ کی قسم میرے گھر کی لوٹڈی اپنا آٹا گوندے گی، وہ بالغ نہ ہوگی حتیٰ کہ قریب ہوگا کہ وہ بھوک سے ٹوٹ جائے) ایک روایت میں ہے (بیشک ہم اپنے آٹے گوندیں گے تو ہم اس کی روٹی نہ پکائیں گے حتیٰ کہ ہمیں بھوک لگے گی) تو ہم اس دن یا رسول اللہ کیسے کریں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن مؤمنوں کو کھانے پینے سے اللہ اکبر

، سبحان اللہ، اور الحمد للہ پڑھنا کفایت کرے گا،

پھر فرمایا: تم نہ روؤ! کہ اگر دجال اس حال میں نکلے کہ میں تم میں موجود ہوں

تو میں اس پر غالب آنے والا ہوں گا، اور اگر وہ (میرے بعد) نکلے گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلم پر میرا خلیفہ ہوگا۔

## دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟

پیچیدگی اس زمانے کو گھیرے ہوگی جس میں دجال زمین پر ٹھہرے گا۔

خلاف اس کے کہ احادیث میں ان دنوں کی حد بیان کر دی گئی ہے کہ وہ زمانہ چالیس

دن ہیں، پہلا دن ایک سال کی طرح، دوسرا دن ایک ماہ کی طرح، تیسرا دن ایک جمعہ

(ہفتہ) کی طرح ہوگا اور باقی دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے مگر کلام ہمیشہ کانٹے

دار رہے گا، ایک سے زائد وجہ پر وہ اٹ پٹ ہوگا۔

Click For More Books



✽ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فِيمَكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَذْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا  
أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا (۱)

دجال میری امت میں نکلے گا تو چالیس ٹھہرے گا میں اس بات کو نہیں جانتا  
کہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال ہیں۔

حدیث شریف میں (میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا  
چالیس سال یہ صحابی کے قول سے ہے جیسا کہ علامہ تورپشتی نے کہا اور علامہ ملا علی  
قاری نے اسے شرح مشکاة میں نقل کیا (۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

.....فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا اللَّهُ أَعْلَمُ مَا

مِقْدَارُهَا..... (۳)

زمین میں اللہ تعالیٰ جہاں تک چاہے گا وہ پہنچے گا چالیس دنوں میں اللہ جانتا  
ہے ان کی مقدار کیا ہے.....

✽ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:-

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ؟

قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ

سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ،

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فذلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ

(۱) مسلم شریف کتاب الفتن ۱۱۶/۲۹۴۰ ب/۲۳ خروج الدجال میں۔

(۲) التصريح في ما جاء في تواتر نزول المسيح، کشمیری ۱۲۶، ۱۲۷۔

(۳) ابن حبان، موارد: ۹۰۴ یہ حدیث صحیح ہے اور تفصیل اس کی گزر چکی ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



الْيَوْم؟

قَالَ: لَا، اقْدُرُوا قَدْرَهُ (۱)

ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟ فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کی طرح اور ایک دن مہینے کی طرح اور اک دن ایک جمعہ کی طرح باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہونگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہونگی؟ فرمایا: نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!

امام نووی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

(علماء نے کہا: یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور وہ تین دن اسی قدر لمبے ہوں گے جو حدیث میں ذکر ہوا اس پر آپ ﷺ کا ارشاد و سائر آیامہ، اور صحابہ کرام کا کہنا: کہ یا رسول اللہ تو وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، اس کی مقدار کا اندازہ کرنا، دلالت کرتا ہے) قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا: یہ حکم اسی دن کے ساتھ مخصوص ہے صاحب شرع نے ہمارے لئے اسے مشروع قرار دیا، ان علماء نے کہا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور اگر ہمیں اپنے اجتہاد کے سپرد کر دیا جاتا تو ہم اس دن میں ان اوقات کے اندر جو دیگر دنوں میں معروف ہیں پانچ نمازوں پر ہی اقتصار کرتے (۲)

(۱) اس کی تخریج (ان پڑھ لفظ کا فرق کو پڑھے گا) عنوان میں گزر گئی ہے۔

Click For More Books

(۲) شرح مسلم، نووی ۱۸/۲۷۹۔

## مومن حضرات اور دجال

دجال اور جو کچھ اس کے ساتھ فتنے ہوں گے کے بارے پہلے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ قوت خارقہ کا مالک ہو گا یا اسے اللہ کے مومن یقین والے بندوں پر غلبہ ہو گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل ہو گا۔

اس بارے میں مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال کے بارے نبی کریم ﷺ سے کسی نے نہیں پوچھا جو کچھ میں پوچھا کرتا تھا اور آپ نے مجھے فرمایا:

اس سے تجھے کیا نقصان ہے؟

میں نے کہا: کیونکہ لوگ کہتے ہیں: بیشک اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور

نہر اور پانی ہو گا،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ پر وہ اس سے زیادہ ہلکا ہے (۱)

قاضی عیاض نے اس کی شرح میں کہا:

اس کا معنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ جسے اس نے اس کے ہاتھ پر پیدا کیا اسے مومنوں کے لئے گمراہ کن کر دے اور ان کے دلوں کو شک میں ڈالنے والا کر دے بلکہ بیشک اس نے اسے اس لئے بنایا ہے کہ وہ اس سے ایمان والوں کے ایمان کو زیادہ کرے، کافروں، منافقوں وغیرہ کے لئے حجت کو ثابت کرے اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے ساتھ اس میں سے کوئی شے نہیں ہے (۲)

(۱) بخاری نے کتاب الفتن میں ب/۱۲۲، ۲۶ میں اور مسلم نے ۲۹۳۹/۱۱۳ ذکر کیا۔

(۲) شرح مسلم ۱۸/۲۸۷۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس طرح نہیں ہے اور یہ گمان ہے، بلکہ بلا شک مؤمن دجال کے درپے ہوں گے اور اس سے سخت مقابلہ کریں گے۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے دجال اور اس کے پیروکاروں کے درپے ہونے اور مقابلہ کرنے کی خبر دیتے ہیں اور بیشک اللہ عزوجل ان کے خلاف مسلمانوں کا مددگار ہے۔

نافع ابن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا اور تم فارس سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم روم سے جہاد کرو گے تو ان پر اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر تم دجال سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا فرمائے گا،

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

تو دجال نہیں نکلے گا حتیٰ کہ روم فتح ہو جائے (۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے:-

..... پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر مسلط کرے گا تو وہ اسے قتل کریں گے

اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے حتیٰ کہ یہودی درخت یا پتھر کے نیچے چھپے گا تو وہ پتھریا

درخت مسلمان کو کہے گا یہ یہودی میرے نیچے ہے اسے قتل کر! (۲)

شہر بن حوشب سے روایت ہے فرمایا (۳)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ۲/۵۰۳، سیاق ان کا ہے۔ مسند احمد ۱/۱۷۸، ۳۲۷۳؛ ابن حبان

الاحسان ۸/۲۸۵، ۶۷۷۰، اور اسے صحیح قرار دیا۔

(۲) احمد کے نزدیک سند صحیح کے ساتھ ہے ۶۷/۲۔

(۳) یہ شہزاد یا شخص ہے جس میں اختلاف ہے اور درست بات یہ ہے کہ جب تک اس سے



عبداللہ اور اس کے ساتھی بیٹھے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ان کی آوازیں بلند ہوئیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، تو فرمایا:

مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ

(اس سے مراد عبداللہ بن مسعود ہیں)؟

اے ام عبداللہ کے بیٹے یہ آوازیں کیسی تھیں؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور ہم اس سے ڈر گئے۔

تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری سے۔

عبدالملک نے کہا: بکری مسجد کے کونے میں گھٹلیاں کھاتی ہوگی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیونکہ ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر شخص

ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مدد اور کامیابی دے گا اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا

حتیٰ کہ اس کا ٹکنا مسلمان مرد کے لئے پیاسے کو ٹھنڈے مشروب سے زیادہ محبوب ہوگا

تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟ اللہ کے تیرے

ابو ہی ہیں!

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آزمائش کی سختی اور شر کے منتشر ہونے کی

وجہ سے (۱)

بقیہ صفحہ گزشتہ (۱) ثقہ حضرات کی مخالفت نہ ہو یہ خود حسن الحدیث ہے دیکھئے: ذہبی کی المیزان ۲/۳۷۳۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، نمبر ۵۰۸۔ ۳۷۵۔

## دجال کے مقابل سخت ترین لوگ

نبی کریم ﷺ ہمیں اس مومن قوم کی خبر دیتے ہیں جو دجال اور اس مددگاروں کے ساتھ جہاد میں بہت سخت قوت و طاقت والے ہوں گے اور وہ بنو تمیم ہیں اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

میں تین چیزوں کے بعد بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہا ہوں وہ تین چیزیں جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنیں، آپ ﷺ ان کے بارے فرماتے ہیں:

هُمْ أَشَدُّ أَمْنِي عَلَى الدَّجَالِ (۱)

وہ میری امت میں سے دجال پر سخت ترین لوگ ہیں۔

## جہاں دجال داخل نہیں ہوگا

دجال شعبدوں اور کہانت میں اس حد کو پہنچ جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ وہ سارے جہاں کا چکر لگائے گا، زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں چھوڑے گا مگر اس کے قدم اسے روندیں گے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کچھ علاقوں اور مقامات کو منفرد رکھا ہے اللہ عز و جل دجال کو ان سے روک دے گا یا ان میں کفر و شرک کے ظاہر ہونے کو روک رکھے گا کیونکہ ان کی عظمت اللہ کے ہاں عظیم ہے، اور ان جگہوں میں سے مکہ مکرمہ، کیونکہ اس میں اللہ کا عزت حرمت والا گھر مسلمانوں کا قبلہ ہے اور مدینہ منورہ جو ایمان کا منبع ہے، اسلام کا منارہ ہے، بیت المقدس اور کوہ طور ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا:

(۱) متفق علیہ: بخاری، کتاب المغازی میں ب/ ۶۸-۶۹، مسلم، کتاب فضائل الصحابة

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيْطَوُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ  
نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ  
بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ (۱)

کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ جائے گا مگر مکہ اور مدینہ اس کے لئے اس  
کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے صفیں باندھے پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینہ کو زلزلے  
کے ساتھ تین بار سخت زلزلہ کے ساتھ ہلا دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ہر کافرا اور منافق کو  
وہاں سے نکال دے گا۔

✽ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ  
عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (۲)

احمد کے نزدیک ایک روایت میں ہے،

..... لَيْسَ مِنْ بَلَدَةٍ إِلَّا يَلُغُّهَا رُغْبُ الْمَسِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى  
نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُغْبَ الْمَسِيحِ (۳)  
کوئی شہر، مدینہ کے سوا نہیں مگر اس میں دجال کا رعب پہنچے گا، شہر مدینہ کے  
ہر راہ پر دو فرشتے ہیں جو دجال کے رعب کو اس سے دور کریں گے۔  
✽ جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

(۱) بخاری شریف، کتاب فضائل المدینہ ۱۸۸۱: مسلم کتاب الفتن ب/۲۲-۱۹۴۳: ابن

حبان، الاحسان ۶۷۵۶: بغوی، شرح السنہ ۲۰۲۲۔

(۲) مسند احمد ۳۱/۵ میں اسناد صحیح کے ساتھ ہے۔

(۳) بخاری شریف، کتاب فضائل، ۱۸۷۹: احمد ۳۲/۵: مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۲۸۳:

حاکم، کتاب الفتن ۲/۴۳۷۔



..... لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ وَ

الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ (۱)

وہ چار مسجدوں میں نہیں آئے گا، کعبہ: مسجد رسول ﷺ مسجد اقصیٰ اور طور

(پہاڑ)۔

## مدینہ کے دروازوں پر آ مناسا منا

اس سخت پکڑ کی ایسی تھیں جس کے ساتھ دجال مشہور ہے اور اس ہالہ کی جو اسے چلنے میں تیز کرے گا اس کے باوجود ایسے لوگ باقی ہوں گے جن کے دل ایمان سے بھر پور ہوں گے وہ دجال سے نہیں ڈریں گے، نہ موت سے بھاگیں گے، ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو دجال کے درپے ہوگا اور اس کا باطل ہونا لوگوں کو بیان کرے گا، اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی جو کچھ اس کے لئے آ مناسا منا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا۔

## دجال کا آ مناسا منا

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:  
رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے بارے میں گفتگو ارشاد فرمائی، جو کچھ آپ ﷺ بیان فرماتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا:  
يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ.

(۱) احمد کے نزدیک صحیح ہے ۴۳۲/۵-۴۱۳۵۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۰۶؛ اور اسے

مجمع ۳۴۳/۷ میں احمد کی منسوب کیا ہے، اور فرمایا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، حافظ نے فتح ۱۱۲/۱۳

فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدُّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حَدِيثُهُ،

فَيَقُولُ الدُّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُرُونَ

فِي الْأَمْرِ؟

فَيَقُولُونَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ،

فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنْ يَوْمٍ،

فَيُرِيدُ الدُّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ (۱)

دجال آئے گا اور اس پر حرام ہے کہ وہ مدینہ شریف کے راہوں میں داخل ہو، تو وہ مدینہ کے قریب شور و بجز زمین پر ٹھہرے گا، پھر اس دن اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو سب سے بہتر ہوگا، تو وہ کہے گا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی،

دجال کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کر دوں پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں کوئی شک ہوگا؟

تو وہ کہیں گے: نہیں، تو دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، تو وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسمیں تیرے بارے میں آج جس قدر زیادہ بصیرت پر ہوں اس سے پہلے نہ تھا،

دجال اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس پر اسے تسلط نہ ہوگا۔

(۱) بخاری شریف، ۷/۱۳۲؛ مسلم کتاب الفتن ب/۲۱-۱۱۲-۲۹۳۸۔ ابن حبان، الاحسان

۶۷۶۳؛ احمد، الفتح الربانی ۸۲/۲۳۔

سباغ جمع سے سیخ، اور سیخ اس جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں نمکیات کی کثرت ہوتی ہے اور

پیداوار نہیں ہوتی مگر کوئی کوئی درخت، ابن الاثیر، التلخیص ۲/۳۳۳۔

• ایک دوسری روایت میں ہے:

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ

لِمَسَالِحٍ مَسَالِحِ الدَّجَالِ.. فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟

فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ

قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟

فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ،

فَيَقُولُونَ: أَقْتُلُوهُ،

فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قُلْنَا كُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا ذُوَنَهُ،

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَشْبَحُ،

فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرُهُ هُوَ بَطْنُهُ ضَرْبًا

قَالَ: فَيَقُولُ: أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِي؟

قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ،

قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْخَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يَفْرَقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ،

ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا،

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟

فَيَقُولُ: مَا أَرَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً،

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ،

قَالَ: فَيَأْخُذُ الدَّجَالُ لِيُخْرِجَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ إِلَى تَرْقُوتِهِ

Click For More Books



نَحَاسًا فَلَا يَسْتَبِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا ،  
قَالَ : فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ إِنَّمَا  
قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ:

دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک ایمان دار آدمی چلے گا، اسے دجال کے  
مسلمہ کا رندے ملیں گے۔

تو وہ اسے کہیں گے: کدھر کا ارادہ ہے؟

وہ کہے گا: اس شخص کا ارادہ جو نکلا ہے،

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے کہیں گے اور کیا تو ہمارے رب کو نہیں مانتا؟

وہ کہے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے،

تو وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو!

تو پھر وہ ایک دوسرے کو کہیں گے: کیا ایسا نہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں

اس کے علاوہ کسی ایک کو قتل کرنے سے روکا ہے؟

فرمایا: پھر وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے تو جو نبی مومن دجال کو

دیکھے گا،

کہے گا: اے لوگو! یہ ہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا،

فرمایا: تو دجال اس کے لئے حکم دے گا تو اسے کھینچا جائے گا،

دجال کہے گا: اس کو پکڑو اور اس سر پر زخم لگاؤ، مار مار کر اس کی پشت اور

پیٹ کو چوڑا کر دیا جائے گا،

فرمایا: پھر دجال کہے گا: کیا تو مجھے نہیں مانتا:

Click For More Books

فرمایا: وہ مرد خدا کہے گا: تو جھوٹا مسیح ہے،

فرمایا: پھر اس کے متعلق حکم ہو گا تو اسے آری کے ساتھ اس کے سر کی مانگ سے کاٹا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دو قدموں کے درمیان الگ الگ کر دیا جائے گا،  
فرمایا: پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا

پھر اسے کہے گا: اٹھ تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا:

فرمایا: پھر اسے کہے گا: کیا تو مجھے مانتا ہے؟

تو وہ کہے گا: مجھے تیرے بارے میں بصیرت پہلے سے زیادہ حاصل ہوئی ہے

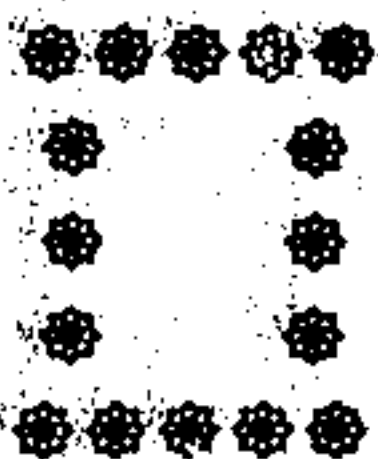
کہے گا: اے لوگو! بیشک یہ میرے بعد کسی ایک سے ایسا نہ کر سکے گا،

فرمایا: تو دو جال اسے پکڑے گا تاکہ ذبح کر دے تو وہ اس کی گردن سے اس کی ہنسی کے درمیان تانبہ ڈالنے کی کوشش کرے گا مگر کامیاب نہ ہوگا،

فرمایا: تو پھر وہ اسے اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا تو لوگ سمجھیں گے اس دجال نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگوں میں سے اپنے رب کے ہاں عظیم

### ترین شہادت والا ہوگا (۱)



## خلاصی کا دن

نبی کریم ﷺ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ مدینہ اپنی ناپاکی کو دجال کے آنے کے وقت نکال پھینکے گا، تو منافق و نافرمان اس کے گردہ اور راہ والے اس کی طرف نکل کر بھاگتے جائیں گے، اور یہ دن خلاصی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ذکر کیا ہے۔

محجن بن اورع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا:

يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ  
يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، ثَلَاثًا،

فَقِيلَ لَهُ: وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَجِيءُ الدَّجَالُ فَيُصْعَدُ أَحَدًا فَيَنْظُرُ الْمَدِينَةَ،

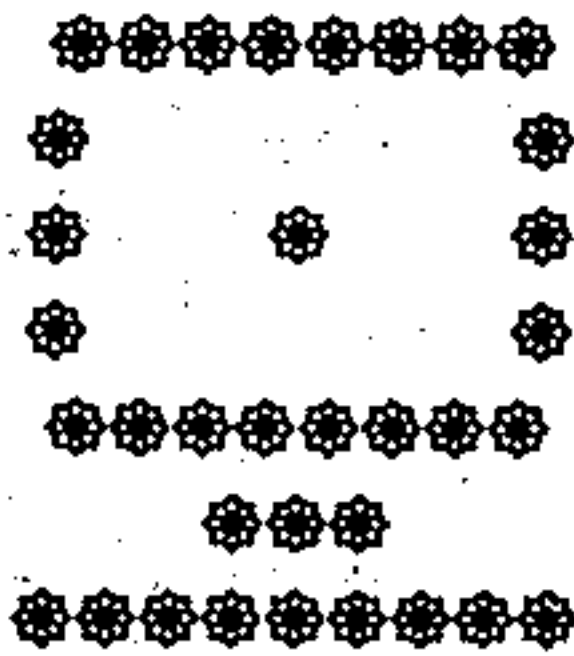
فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: اتَرُونَ هَذَا الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ؟ هَذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ  
ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكًا مُصَلِّيًا قَائِمًا سَبْحَةَ الْجِرْفِ  
فَيَضْرِبُ رُؤُوفَهُ، ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا  
مُنَافِقَةٌ وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَذَلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ (۱)

خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے،  
خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، تین بار،

(۱) مستدرج، الفتح الربانی ۲۳/۷۵؛ مستدرک حاکم: کتاب الملاحم: ۵۳۳/۳، اس نے اسے  
مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے؛ ذہبی نے اس کا اقرار کیا اور بیہمی نے مجمع ۷/۳۵۰ میں اسے ذکر کیا اور کہا: احمد  
نے اسے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ میں نے کہا: اس کے اور کئی شواہد ہیں۔



تو آپ سے عرض کیا گیا: اور خلاصی کا دن کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ!  
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا تو احد (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف  
دیکھے گا پھر اپنے کارندوں کو کہے گا: کیا تم یہ سفید محل دیکھتے ہو؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد  
ہے، پھر وہ مدینہ شریف کی طرف آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتے کو  
پائے گا جو تلوار سونٹے ہوئے ہوگا، تو وہ شور اور بجز زمین کے کنارے کی طرف آئے  
گا اور اس کے خیموں اور جھونپڑوں کو ختم کرے گا، پھر مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ  
آئے گا تو کوئی منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت باقی نہ رہیں گے مگر وہ دجال کی  
طرف نکل کر آئیں گے تو یہ یوم الخلاص ہے۔



## نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیشک سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول قیامت کی ان بڑی بڑی  
علامات میں سے ہے جن کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا نزول، خروج دجال اور اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے ساتھ (باعتبار زمانہ)  
ملا ہوا ہوگا۔ آپ پر ایمان لانا اور آپ کی تصدیق کرنا واجب ہوگا۔

(مطلب یہ ہے کہ آپ کے نبی ہونے کو ماننا اور آپ کے نزول کو تسلیم

کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا، نہ رکنا ہے آقا و مولا ہی آخر الزماں سید مرسلان  
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لانا، کیونکہ ایسا کرنے سے جو بھی ایسا کریگا بے ایمان و کافر ہوگا، آمد مصطفیٰ کیساتھ ہی تمام ادیانِ اولین منسوخ ہو چکے اب صرف اور صرف اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لانا ہی ایمان ہے اگر ایسا نہیں تو کفر ہے ایمان نہیں، نیز بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی ہی عیسیٰ ہے، اس سے ان کا رد ہوا نیز کچھ یہ سمجھے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا حتمی نہیں اس لئے اس مسئلہ کو تسلیم کرنا ایمان قرار پایا کیونکہ جو اس کا منکر وہ درحقیقت نبی صادق محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا تصور کرتا ہے ایسا شخص تو ہین کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح وہ جس نے یہ کہا:

”حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا،“

معاذ اللہ من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں اور آلات جنگ کے ساتھ امریکہ کے خروج کا نام ہے یہ بات غلط ہے جیسا کہ گزشتہ مضمون سے واضح ہو رہا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہمیں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری احادیث میں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول اور آپ کے دجال کو قتل کرنے سے متعلق خبر دیتے ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

جو مسلم شریف میں نو اس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے اس میں ہے:

.....فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ



فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِي دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفِّهِ عَلَى  
أَجْنِحَيْ مَلَكََيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرُوا إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَتْ مِنْهُ جَمَانٌ كَالْوَلْوَلِ فَلَا يَجُلُ  
لِكَافِرٍ يَجِدُ نَفْسَهُ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ (أَيِ  
الْمَسِيحِ) بَبَابٍ لَدَى فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ  
مِنْهُ، فَيَمْسَحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ..... (۱)

اسی دوران کہ وہ یونہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہا  
الصلاۃ والسلام) کو بھیجے گا تو آپ شرقی دمشق میں سفید منارہ پر ورس یازعفران سے  
رنگی ہوئی دو چادروں کے درمیان اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے  
اتریں گے، جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں  
گے تو اس سے بڑے بڑے موتیوں کی طرح شفاف قطرے گریں گے کسی کافر (جس  
کو آپ کی سانس پہنچے گی) کے لئے آپ ظاہر نہ ہونگے مگر وہ مرجائے گا، اور آپ  
کی سانس پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر پہنچتی ہوگی، پھر آپ اسے فلسطین کے نواح  
میں بیت المقدس کے قریب ایک لُذ نامی بستی کے دروازے پر پائیں گے اور قتل  
کریں گے پھر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہا الصلاۃ والسلام اس قوم کے پاس آئیں گے  
جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں پر مسح کریں گے اور  
ان سے ان کے جنت کے درجات بیان فرمائیں گے۔

سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے

فرمایا:

(۱) یہ حدیث (ان پڑھ لفظ کافر کو پڑھے گا) عنوان کے تحت گزر چکی ہے، اسی حدیث کا یہ

آخری حصہ ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے لا احسان۔ ۶۷۷: ۶۷۷: مسلم نے اسے روایت

کیا، ۱۱۰، ۲۱۳۷: ترمذی ۲۲۳۰: ابن ابی شیبہ ۴۰۷۷: ابی داؤد ۴۰۷۷: ابی یوسف ۵۵۸۵: الفاظ کی وضاحت

کے لئے شرح مسلم ۱۸/۲۸۱: مسند ابی یوسف ۲۰/۲۰۰: ابی یوسف



رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رولایا؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دجال یاد آیا۔

آپ نے فرمایا: تو نہ رو! کہ اگر وہ نکلا اس وقت کہ میں زندہ ہوں تو میں تمہاری طرف سے اس کے لئے کافی ہوں گا، اور اگر میں دنیا سے چلا گیا تو بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کے ساتھ یہودی نکلیں گے تو وہ چلتا جائے گا حتیٰ کہ وہ مدینہ کے کنارے پر پہنچے گا، اور مدینہ کا اس دن یہ حال ہوگا کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ مدینہ کے رہنے والے شریر لوگوں کو نکالے گا تو وہ چلتا چلتا بد دروازے پر پہنچے گا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں چالیس سال عادل امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہونے کی صورت میں رہیں گے



## دجال کا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھنا

شیاطین ہمیشہ ہمیشہ جنود حق اور ہدایت کے چراغوں کے سامنے نیست و نابود ہوتے رہے ہیں، اسی طرح دجال کا حال ہے اس لئے کہ وہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے ٹھہرنے سکے گا، بلکہ ایسے پگے گا جیسے نمک پانی میں گھلا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَذَاقُوا فَيْخْرُجَ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا،

قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الدِّينِ سَبُّوا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا

فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ

أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُونَ ثُلُثَهُ فَيَفْتَحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا

هُمْ يُقَسِّمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزُّيُتُونِ

إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِيكُمْ

فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءَ وَالشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِي الدُّجَالَ - فَبَيْنَمَا

هُمْ يُعَدُّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ

إِذْ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ

يَذُوبُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ وَلَوْ تَرَكَوْهُ لَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ

اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ بِحَرْبَتِهِ (۱)

قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ رومی اعماق میں یا دابق میں اتریں پھر انکی طرف

اہل مدینہ کے لشکر نکلیں وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے تو جب وہ صف باندھیں گے،

رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہیں

گالیاں دی جاتی ہیں ہم ان سے لڑائی کریں گے،

تو مسلمان کہیں گے نہیں، ہم اپنے بھائیوں اور تمہارے درمیان سے

الگ نہ ہوں گے پھر ان سے جہاد کریں گے اور ان کا ایک تہائی شکست کھائے گا جن

کی توبہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا پھر ان سے ایک تہائی قتل ہوں گے اور یہ اللہ

تعالیٰ کے ہاں افضل ترین شہداء ہوں گے اس کے ایک تہائی حصہ کو فتح کریں گے، پھر

Click For More Books

(۱) ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا، الاحسان ۲۸۶/۸ - نمبر ۶۷۷۴

قسطِ ظنیہ کو فتح کریں گے اس اثناء میں کہ وہ سمیتیں تقسیم کرتے ہوں گے انہوں نے اپنی تلواروں کو زینتوں کے ساتھ لٹکا دیا ہوگا۔

اچانک شیطان ان میں جھج کر بولے گا، کہ سچ تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ہے، تو وہ نکلیں گے اور یہ بات غلط ہوگی، جب وہ شام آئیں گے اس وقت دجال نکلے گا، اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے،

جب نماز کی اقامت کہی جا رہی ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو جو نبی آپ کو اللہ کا دشمن دیکھے گا پلگے گا جیسے نمک گھلتا ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو خود بخود پگل جائے گا حتیٰ کہ ہلاک ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت سے قتل کرے گا پھر انہیں اس کا خون اس کے نیزے یا برجمی کے ساتھ دکھائے گا۔



## دجال کے بعد زمین کا حال

دجال جس نے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا تھا کے مرنے کے بعد امن و امان عام ہوگا اور لوگوں کی طبیعتیں بھلے کاموں کی طرف مائل ہو چکی ہوں گی یہ چیز صرف انسانوں میں ہی نہ ہوگی بلکہ درندوں وحشی جانوروں میں بھی ہوگی انکی طبیعتیں بھی اللہ عزوجل کی قدرت سے بدل جائیں گے اور لوگ اپنی عادتوں کو چھوڑ دیں گے۔

اس بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے

روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



..... اذناؤلی الناس بعیسیٰ بن مریم، وأنه نازل فاعرفوه، فإنه  
رجل یتزعج إلى الحمرة والبیاض كان رأسه یقطر وإن لم یصبه بلة وأنه  
یدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویفیض المال ویضع الجزية وإن الله  
یهلك فی زمانه الملل كلها غیر الإسلام ویهلك الله المسیح الضال  
ویلقی الله الأمانة حتی یرعی الأسد مع الابل والنمر مع البقر والدئاب  
مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لا یضر بعضهم بعضاً (فیمکث  
فی الأرض أربعین سنة، ثم یتوفی فیصلي علیه المسلمون صلوات الله  
عليه) (۱)

میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سب لوگوں سے زیادہ قریب  
ہوں اور وہ نازل ہوں گے تو ان کی پہچان کرنا، بیشک وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کی رنگت  
مانل بہ سرخی و سفیدی ہے، آپ کا سر مبارک ایسا ہے جیسے وہ قطرے گرائے اگرچہ اسے  
پانی کی تری نہ پہنچی ہو، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال کو بہائیں  
گے، جزیہ ختم کریں گے، بلا شک اللہ تعالیٰ آپ کے زمانہ میں سارے دینوں کو سوائے  
اسلام کے ہلاک کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ مسیح گمراہ کو ہلاک فرمائے گا، اللہ تعالیٰ امن  
ڈالے گا حتیٰ کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑ یا بکریوں کے  
ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ دے گا، تو آپ زمین  
میں چالیس سال ٹھہریں گے، پھر آپ کا وصال ہوگا مسلمان آپ پر نماز ادا کریں  
گے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی درودیں ہوں!

﴿ سیدنا نواس بن سمعان - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کی حدیث میں ہے: ﴾

(۱) حدیث صحیح ہے: ابن حبان کی روایت ہے، الاحسان، ۶۷۵، ۶۷۸، ۶۷۹، لفظ اسی کے ہیں؛

مسند احمد، الفتح الربانی، ۲۳/۸۷، معنی میں ہے: مسیح، کتاب، التاریخ، ۵۹۵/۲

Click For More Books

اور اسے صحیح کہا: ذہبی نے اس کا تکرار کیا

..... ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَذْرُوبٌ وَلَا وَبَرٌ، فَيَغْسِلُ  
الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِئِي لِمَ رَكِبَ وَرَدِّي  
بَرَكَتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقُحْفِهَا وَيُبَارِكُ  
اللَّهُ فِي الرُّسُلِ حَتَّى إِنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةُ  
مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَحْدَ مِنَ  
النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاتِهِمْ  
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا  
تَهَارَجَ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْرُومُ السَّاعَةِ (۱)

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا کوئی گھر جو مٹی یا بالوں کا خیمہ ہو باقی نہ بچے گا کہ  
بارش اسے دھو دے گی حتیٰ کہ اسے شیشہ یا آئینہ کی طرح کر چھوڑے گی، پھر زمین کو کھا  
جائے گا: اپنے پھل اگا اور اپنی برکتیں لوٹا دے تو اس دن لوگوں کی ایک جماعت ایک  
انار سے کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی، اور اللہ تعالیٰ دودھ میں  
برکت دے گا حتیٰ کہ اونٹ کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا، اور گائے کا  
دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوگا، اور بکری کا دودھ قبیلہ سے چھوٹی ایک جماعت  
کے لئے کافی ہوگا، تو وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو  
ان کی بگلوں کے نیچے سے گزرے گی ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی  
اور شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو لوگوں کی موجودگی میں زنا میں یوں اعلانیہ مبتلا  
ہوں گے جیسے گدھے کرتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔



(۱) مسلم نے اسے روایت کیا، ۱۱۰، ۲۱۳۷، ترمذی ۲۲۳۰، ابن ماجہ ۲۰۷۵، بخاری، شرح



## نبی کریم ﷺ کی وصیت

اس شخص کے لئے جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو پائے گا بیشک نیک لوگوں کی زیارت میں خیر ہے، اور ایسی شئی ہے جس کی طرف انسان جھانکتا ہے خصوصاً اس وقت جب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کوئی نبی ہو، اور اسکی قدر عظیم ہو، رفعت میں بلند ہو جب کہ یہ بھلائی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور خبردار! نبی کریم ﷺ ایک سے زائد کئی احادیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں خبر دیتے ہیں، کتنے ہی ہوں گے جو ان کی ملاقات کی تمنا کریں گے، اور آپ ﷺ جو آپ سے ملاقات کرے اسے وصیت کرتے ہیں کہ وہ انہیں سلام پہنچائے۔

❖ سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ طَالَ بِيْ غُمْرَانُ الْقَيِّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ - عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - فَإِنْ عَجَلَ بِيْ مَوْتُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ (۱)  
بیشک میں یقیناً امید رکھتا ہوں اگر میری عمر لمبی ہوئی کہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو ملاقات کروں، تو اگر مجھے موت نے جلدی کی تو تم میں ان سے جو سے ملے اسے چاہئے کہ ان کو میری طرف سے سلام کہے۔

❖ ایک روایت میں ہے:

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتَجْدُ لِلْخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْسِرُ

(۱) مسند احمد ۲/ ۲۹۸/ ۱۸۱ میں ہے کہ اس نے روایت کیا، اس کے



الصَّلَيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيَقْرَأْهُ مِنِّي  
السَّلَامَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي أَرَاكَ مِنْ أَحَدِثِ الْقَوْمِ فَإِنْ  
أَدْرَكَتَهُ فَأَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ (۱)

بیشک مسجد میں نئی ہوتی رہیں گے مسج کے خروج کے لئے، اور بیشک وہ ظہور  
فرمائیں گے تو صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گیا اور جو انہیں پائے گا ان پر  
ایمان لائے گا، تو جو ان کو پائے اسے چاہئے کہ انہیں میری طرف سے سلام کہے، پھر  
آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اے بھتیجے! میں تجھے نئی قوم میں سے دیکھتا  
ہوں تو اگر تو انہیں پائے تو میری طرف اسے نہیں سلام کہنا!

## دجال سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے واضح فرمایا۔ اور آپ ہی تو ہمیں ہر خیر  
کی رہنمائی فرماتے اور ہر شر سے بچاتے ہیں۔ دجال لعین کے فتنہ سے ہم کیسے بچ سکتے  
ہیں اور اس کی شر، کفر اور اس کے شبہات سے کیسے خلاصی حاصل کریں گے کئی امور میں  
کہ اگر انہیں مسلمان کرے تو اس لعین کے لئے اس پر کوئی راہ نہ ہو، ذیل میں ہم انہیں  
مختصر درج کرتے ہیں۔

## نیک اعمال میں جلدی

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بڑی مصیبتوں اور مشغلیتوں کے آنے سے پہلے نیک  
اعمال کے جلد کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ انسان ان مصائب میں عمل نیک سے اعراض کرے گا

(۱) یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہیں، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵،

سیدنا ابو ہریرہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ روایت کرتے ہیں۔: رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ يَتَا: طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانِ أَوْ  
الدُّجَالِ أَوِ الذَّابَّةِ أَوْ خَاصَّةٍ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرِ الْعَامَّةِ (۱)

نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے جلدی کرو! سورج کے مغرب  
سے طلوع کرنا، دھواں، دجال، دابہ یا کسی ایک کا خاص امر یعنی موت یا عام امر یعنی  
قیام قیامت۔

## اس کے شرک سے پناہ مانگنا

سیدنا ابو قتلابہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے آپ ایک صحابی

سے روایت کرتے ہیں فرمایا:۔: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ مِنْ بَعْدِكُمْ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأَسُهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُّكَ  
حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ،

فَمَنْ قَالَ: لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ (۲)

بیشک تمہارے بعد بہت جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا اور اس کا سر اس کے بعد  
(پچھلی جانب) جبک جبک جبک (۳) تین بار، (کٹے ہوئے گھنٹریا لے بالوں والا)  
ہے اور وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں،

(۱) مسلم شریف، کتاب اشراط الساعۃ، ۱۲۸۔ ۱۲۹۳۷: ابن ماجہ، کتاب الفتن، ۴۰۵۶؛

بخاری، شرح السنۃ میں ۳۲۳۹: احمد ۶/۳۲۲، ۳۲۳۔

(۲) مستدرک ۵/۳۲۲، ۳۲۳: مجمع ۳۳۳/۱، ۳۳۴/۱۔

رجال ہیں بن کلف سے طبری کے نزدیک ہے (۳) جبک کے معنی گمراہ کرنے والے ہیں۔

تو جس نے کہا: تو ہمارا رب نہیں ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا، ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، دجال کو اس پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

❖ سیدنا سمرہ بن جندب - رضی اللہ تعالیٰ عنہ - کی حدیث میں ہے:-

کہ دجال لوگوں کو کہے گا: میں تمہارا رب ہوں،

تو جس نے کہا: تو میرا رب ہے حتیٰ کہ اسی پر مر گیا تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوا،

اور جس نے کہا: میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ مر گیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے

دجال کے فتنہ سے بچا لیا، اور اس پر کوئی فتنہ نہ ہوگا..... (۱)

## نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا

نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ہر نماز میں پناہ مانگتے تھے، اس بارے سیدہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ..... (۲)

اے اللہ! بیشک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال

کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندہ اور مردہ کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صفحہ گزشتہ کا باقی حصہ) یعنی کھڑے پانی کی طرح یا ریت کی طرح جب ان پر ہوا چلتی ہے تو یہ دونوں لہر

دار ہو جاتے ہیں اور راستے سے بن جاتے ہیں، ایک روایت میں بحک الشتر ہے اس کا معنی بھی وہی ہے جو

بحک کا ہے: النہایہ، ۱/۳۳۲۔

(۱) مسند احمد ۵/۱۳؛ طبرانی ۷/۲۶۷؛ مجمع ۷/۳۳۵ میں فرمایا احمد کے رجال صحیح کے رجال

ہیں سوائے ثعلبہ بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، جبکہ انہیں ابن حبان نے ثقہ کہا ہے،

(۲) بخاری شریف، کتاب الصلاۃ، ۸۳۲؛ مسلم، کتاب المساجد، ۱۳۰۔ ۵۵۸؛ ابوداؤد،

Click For More Books



## سورہ کہف کی آیات کا حفظ

یہ آیات دجال کے فتنہ سے بچائیں گی، ان آیات کی تعیین میں احادیث مختلف ہیں، بعض احادیث میں سورہ کہف کے اول سے اور بعض میں اس کے آخر سے اور یہ ساری احادیث صحیح ہیں انہیں محمول کیا گیا ہے اس پر کہ کوئی شروع سے پڑھے یا آخر سے تو بلا شک وہ اسے اس کے فتنہ سے بچائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ:

✽ سیدنا ابودرداء.. رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ (۱)

✽ سیدنا ابودرداء۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کے لفظوں میں مرفوعا ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر دیا گیا۔

✽ حجاج نے کہا:

مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ..... (۲)

جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں.....

✽ دوسری حدیث کے لفظ یوں ہیں:

باقی گزشتہ صفحہ) ۸۸۰: نسائی ۵۶/۳۔

(۱) مسلم شریف: کتاب، صلاۃ المسافرین، ۲۵۷؛ ابوداؤد، کتاب الملاحم، ۲۳۲۳؛ احمد

۳۳۹/۶: حاکم کتاب التفسیر ۳۶۸/۲۔

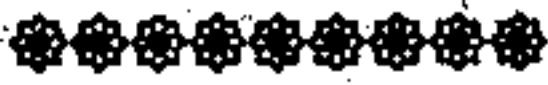
Click For More Books

(۲) مسند احمد ۳۳۶/۶۔ ۲۵۷۲: تاریخ، خطب ۲۹۰/۱۔

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ (۱)

جس نے سورہ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ فتنہ دجال سے

محفوظ رہے گا۔



## سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟

امام قرطبی نے اپنے تذکرہ میں کلام فرمایا:

تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول کے سبب کہ آپ ہی کیوں نازل ہوں گے دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیوں نہیں اور اسی وقت کیوں کسی اور وقت کیوں نہیں؟ کا جواب تین طرح سے ارشاد فرمایا:

**اول:** اس بات کا احتمال ہے کہ یہودیوں نے آپ کے قتل اور آپکو سولی

دینے کا ارادہ کیا تھا، ان کا معاملہ جو آپ کے ساتھ تھا اسی صورت پر جاری ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا، جبکہ ان کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ انہوں نے آپ کو قتل کر دیا ہے، اور آپ کو جادو وغیرہ کی طرف منسوب کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا تھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس حرکت سے بچایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت ڈال دی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کی اور اس کے جھنڈے کو غلبہ دیا یہ ذلت ان کیلئے قائم نہ رہی تو جو نبی دجال ظاہر ہوگا جو کہ سب جادو گروں سے

(۱) ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۸۸۶: نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۹۵۱، اور فرمایا: حسن

صحیح ہے اور منذری نے ترغیب میں اسے صحیح کہا ہے ۲/۳۷۶۔

Click For More Books

بڑا جادوگر ہے، یہود اس کی بیعت کریں گے اوت اس دن اس کا لشکر ہوں گے یہ بات دل میں رکھتے ہوں گے کہ اس دجال کے ذریعے مسلمانوں سے انتقام لینا ہے تو جب ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اسے نازل کرے گا جس کے بارے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اسے قتل کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے اور غیروں (منافقوں اور مخالفوں) کے لئے زندہ ظاہر فرمائے گا اور ان کے سرغنہ اور بڑے کے خلاف جو رب ہونے کا دعوے دار ہوگا مدد فرمائے گا تو آپ اسے قتل کریں گے اور اس کے یہودی لشکر کو اپنے ساتھ مؤمنوں کی مدد سے شکست دیں گے، تو وہ اس دن بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے اگرچہ کوئی کسی درخت یا پتھر کے ساتھ چھپ جائے۔

دوم: یہ احتمال ہے کہ آپ کا نزول ایسی مدت میں اس لئے ہو کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہو چکا ہوگا، نہ یہ کہ آپ کا نزول دجال کے قتال کے لئے ہوگا، کیونکہ کسی مخلوق کے لئے جو مٹی سے پیدا ہوئی ہو یہ مناسب نہیں کہ اس کا وصال آسمان میں ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ جاری ہوگا اسی صورت پر جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَصِيْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

(سورہ طہ، آیت ۵۵)

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو نازل فرمائے گا، اور زمین میں ایک مدت تک آپ کو قبر میں دفن رکھے گا (یعنی بعد وصال) آپ کو زمین میں جو آپ کے قریب ہوگا دیکھے گا اور آپ سے سنے گا جو آپ سے دور ہوگا، آپ کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض نہ فرمائے گا تو مؤمن آپ کے معاملہ کے ولی ہوں گے، اور آپ پر نماز پڑھیں گے، اور جیسے انبیاء

Click For More Books

علیہم الصلاۃ والسلام دفن ہوئے ویسے آپ کو دفن کیا جائے گا، تو یہ ہے آپ کے نزول



کاسب اور یہ بات اس کے علاوہ ہے کہ آپ کا انہیں دنوں میں لُذِ دروازے پر دجال کو پانا اتفاقاً ہوگا، تو جب یہ اتفاقی بات ہے اور دجال کا فتنہ یہاں تک پہنچے گا کہ وہ رب ہونے کا دعویٰ کرے گا، اس کے جہاد کے لئے کوئی مؤمن تیار نہ ہوگا، جب کہ وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوگا کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، اس کا قتل سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں ہوگا اسلئے کہ آپ ان حضرات قدس میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے جن لیا اور اس پر اپنی کتاب نازل فرمائی یہ ہے آپ کے نازل کرنے کا مسئلہ۔

سو ہم کہ آپ نے انجیل میں امت محمد ﷺ کی فضیلت پائی جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اس کی بات حق ہے:

.....ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ اِقْوَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ.....

تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کو امت محمد ﷺ سے کر دے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر لیا اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لیا حتیٰ کہ آپ کو آخر زمانہ میں نازل فرمائے گا اس حال میں کہ آپ دین اسلام سے جو مٹ چکا ہوگا اس کی تجدید فرمائیں گے تو آپ کی موافقت دجال سے ہوگی یعنی آمناسا منا ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے۔

✽ آپ کے دفن میں اختلاف ہے: ایک قول یہ ہے کہ ارض مقدس میں آپ کا دفن ہوگا اس کے قائل حلیمی ہیں: ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو دفن کیا جائے گا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے (۱)



## یا جوج و ما جوج

بیشک عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کا نزول اور آپ کا دجال کو قتل کرنا یہ وہ آخری عجیب حادثات نہیں ہیں جو آخری زمانہ میں واقع ہوں گے بلکہ اس کے بعد اس سے زیادہ عجیب و غریب حادثات رونما ہوں گے جیسے یا جوج و ما جوج کا خروج، اور چاہئے کہ ہم جلیل صحابی نو اس ابن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرض کریں کہ آپ ہمارے لئے بیان فرمائیں جو کچھ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

.....أَوْحَى اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - إِلَيَّ عِيسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا إِلَيَّ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا امْرَأَةٌ مَاءً وَيَحْضُرُنِي اللَّهُ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَ هَمُّهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْنَقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ..... (۱)



اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے ایسے اپنے بندے ظاہر کئے جن سے کسی ایک کو ان کے ساتھ لڑائی کی طاقت نہیں تو آپ انہیں کوہ طور پر لے جا کر محفوظ کریں، اور اللہ تعالیٰ یا جوج و ما جوج کو بھیجے گا وہ تیزی سے ہر اونچے راستے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے تو ان کا اول دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی جائے گا اور دوسرا گروہ گزرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے اصحاب تشریف لائیں گے حتیٰ کہ نیل کی سری ان میں سے ہر ایک کو اس سے بہتر ہوگی کہ آج تم میں سے کسی کیلئے سودینا رہوں تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے اصحاب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر کیڑے بھیجے گا یعنی کیڑے ان کی گردنوں میں پیدا فرمائے گا تو وہ یوں مرجائیں گے جیسے ایک آدمی کا مرنا، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے ساتھی طور سے زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہ پائیں گے کیونکہ ساری زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہوگی، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بخت اونٹ کی گردنوں کی طرح پرندے بھیجے گا، وہ انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے.....

✽ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث اسراء والی

روایت میں ہے:-

.....سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرمائیں گے میں اس کی طرف اترتا ہوں اور اسے قتل کرتا ہوں تو لوگ اپنے بلاد کی طرف لوٹ جائیں گے تو ان کا سامنا یا جوج و ما جوج سے ہوگا ﴿.....وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾  
(سورۃ الانبیاء، ۹۶)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



تو وہ کسی بھی جگہ پانی پر نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور جس چیز پر گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بلند آواز سے دعا کریں گے اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ انہیں موت دے، پھر زمین ان کی بو سے متعفن ہو جائے گی تو لوگ پھر اللہ تعالیٰ سے بہ آواز بلند دعا کریں گے تو میں بھی دعا کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو انہیں اٹھا کر سمندر میں گرا دے گی، پھر پہاڑ اٹھروائے جائیں گے اور زمین کو دسترخوان کی طرح بچھا دیا جائے گا پھر میرا عہد یعنی وقت وصال آجائے گا جب یہ وقت ہوگا قیامت لوگوں سے اس طرح ہوگی جیسے حاملہ عورت جس کے گھر والے نہیں جانتے کب وہ بچہ جنتی ہے دن میں یارات میں (۱)

✽ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا:

تُفْتَحُ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ تَعَالَى: وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَخُصُوفِهِمْ وَيَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مُوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنْهُمْ لَيَمْرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَ حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمْرُ آخِرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُظْهِرُونَ عَلَى الْأَرْضِ،

فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَّغْنَا مِنْهُمْ وَلَنُنَازِلُنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَهْزُ حَرْبَتُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً بِالدَّمِ،

(۱) ابن ماجہ، کتاب الفتن ۲۰۸۱: متدرک حاکم کتاب الملاحم ۲/۲۸۸: آپ نے اسے

قَيِّمُوا لَوْنَكُمْ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ لَيِّنَمَاهُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دُورَابَ  
كَتَفَ الْجَرَادِ فَتَاخَذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ  
بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًا

قَيِّمُوا لَوْنَكُمْ: رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْتَظِرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ  
وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيَتَذَكَّرُهُمْ: أَلَا أَبَشِرُوا فَقَدْ هَلَكَ  
عَلْوُكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيُخْلَوْنَ مَسِيلَ مَوَاشِيهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا  
لِحُومِهِمْ فَشَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكَرْتَ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُ (۱)

یا جوج و ماجوج کھولے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وہم  
من کل حدب یسلون﴾ کہ وہ ہر نشیبی راستے سے نکلیں گے، تو وہ زمین پر پھیل  
جائیں گے اور مسلمان ان سے ہٹ جائیں گے حتیٰ کہ باقی مسلمان اپنے شہروں اور  
قلعوں کی طرف لوٹ جائیں گے ان کے پیادے ان سے آئیں گے حتیٰ کہ وہ نھر کے  
پاس سے گزریں گے تو بچیں گے تا آنکہ اس میں کچھ باقی نہیں چھوڑیں گے تو ان کا  
دوسرا گروہ ان کے نشان پر گزرے گا تو کہنے والا کہے گا: اس جگہ کبھی پانی تھا تو وہ زمین  
پر غلبہ پائیں گے تو ان کا قاتل کہے گا: یہ زمین والے تھے جن سے ہم فارغ ہو گئے اور  
ہم ضرور یقیناً آسمان والوں سے مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ ان میں کوئی اپنے نذرے کو  
آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون آلود واپس آئے گا تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان  
والوں کو قتل کر دیا ہے اسی دوران میں، اللہ تعالیٰ جانور مٹی کے کیڑوں کی طرح بے  
بیجے گا جو ان کی گردنوں سے انہیں لیں گے تو وہ سارے مٹیوں کی موت مر جائیں  
گے، ایک دوسرے پر سوار ہوں گے، اور مسلمان ایسے ہوں گے کہ ان کی ہلکی سی آواز نہ

(۱) ابن ماجہ، کتاب النعمان ۴۰۷۹: احمد، ۷۷۷۷: مستدرک، ۳۳۷/۲: مستدرک

حاکم، کتاب الملاحم، ۳۸۹/۲: ذہبی نے اسے صحیح کہا اور اس کا اقرار کیا، حافظ یحییٰ نے مصباح الزجاجة

میں ۲۶۱/۳ سے صحیح کہا اور فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے، رجال ثقہ ہیں۔



نیں گے، تو وہ کہیں گے: کون شخص ہے جو اپنے کو بیچے اور دیکھے کہ انہوں نے کیا کیا؟  
تو ان میں سے ایک آدمی اترے گا جس نے خود کو اس پر آمادہ کر لیا ہوگا کہ وہ اسے قتل  
کر دیں، تو وہ ان کو مردہ پائے گا، اور آواز دے گا: خبردار خوش ہو جاؤ کہ تمہارا دشمن  
ہلاک ہو گیا، پھر لوگ نکلیں گے اور اپنے جانوروں کے لئے راستہ خالی کریں گے تو اس  
وقت ان کے پاس کچھ نہ ہوگا سوائے ان جانوروں کے گوشت کے، اس پر اللہ کا شکر  
ایسے کریں گے جیسے خوبصورت ترین شجر جو کسی نبات کے ملنے پر بھی کبھی نہیں کیا گیا۔

الحمد للہ! آج ترجمہ مکمل ہو گیا

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

خلیفہ جانشین آستانہ عالیہ شطاریہ ضیائیہ کئی پیر عبدالحسن لاہور

خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ لاہور

مدرس: المدینۃ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ سی ٹی روڈ نزد بازار

درس قرآن: جامع مسجد حیدری کاموگی

صدر: تنظیم امام احمد رضا ٹرسٹ کاموگی

فون: ۰۳۳۳۳۱۸۹۳۲۳

۱۳ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق ۷ ویں رات ماہ جمادی ثانیہ

بوقت ۱۵:۲۲ بروز جمعہ المبارک (صبح جمعہ ہے)



## علمائے کرام سے گزارش

اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں اور مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ ہر حوالہ سے یہ کتاب کامل ہو



کے لئے کام شروع ہے

مرتب

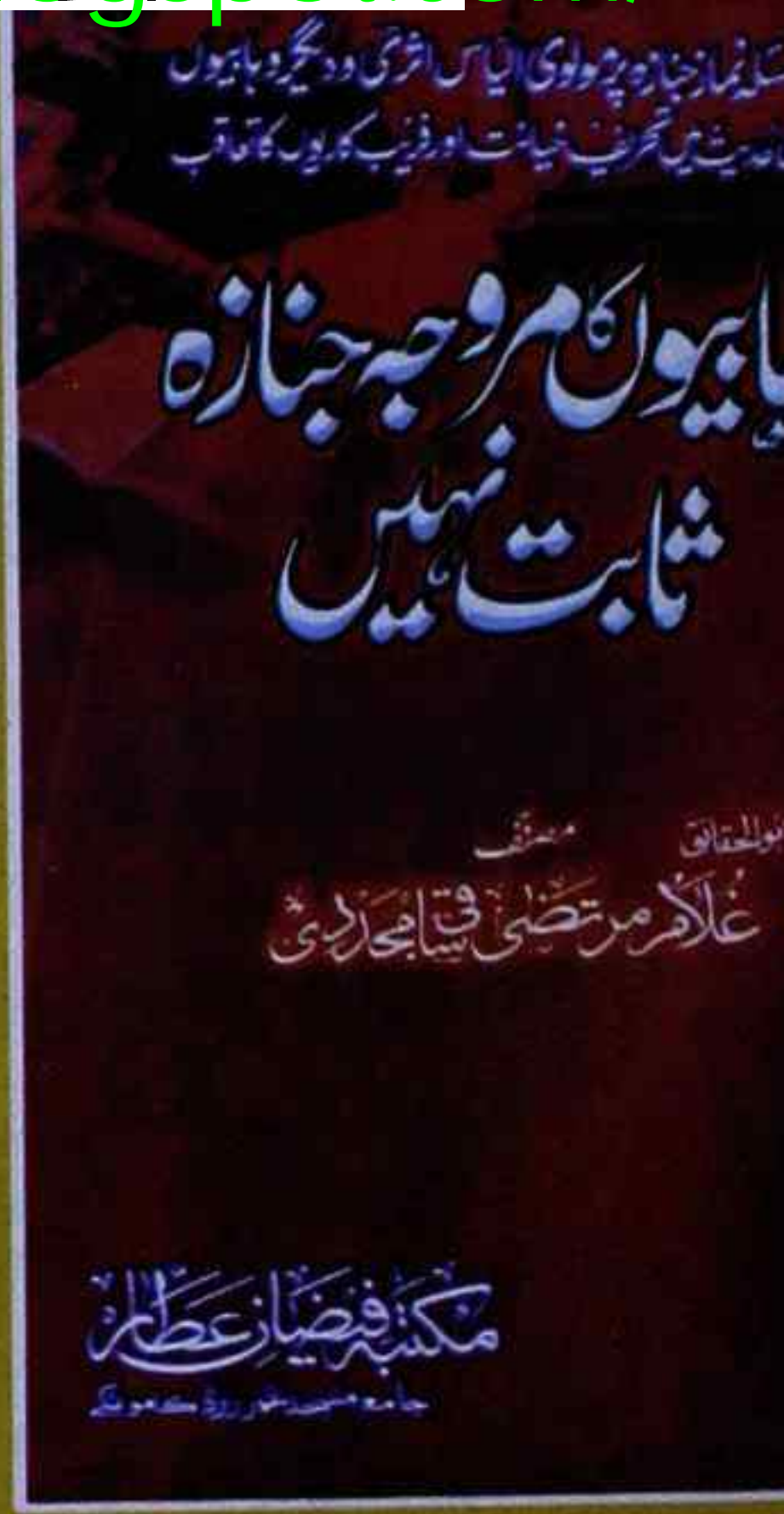
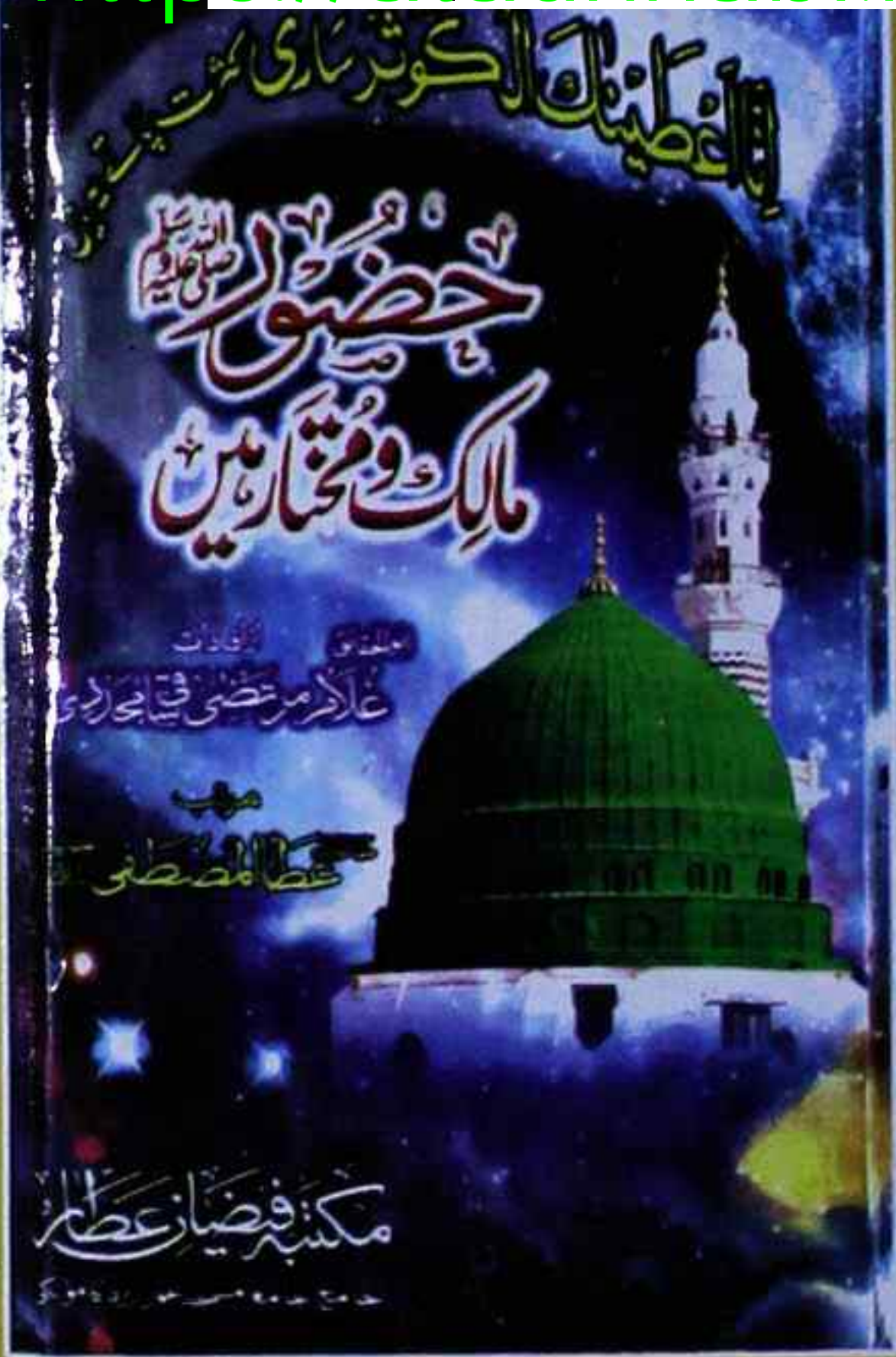
محمد یاسین قادری

شطاری ضیائی کامونٹی

انشاء اللہ تعالیٰ جلد منظر عام پر آ رہی ہے

Click For More Books





Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>